



# انوار الصابین

تصنیف لطیفہ

سید الصابین، امام المتقین،

رہبر شریعت، شیخ طریقت

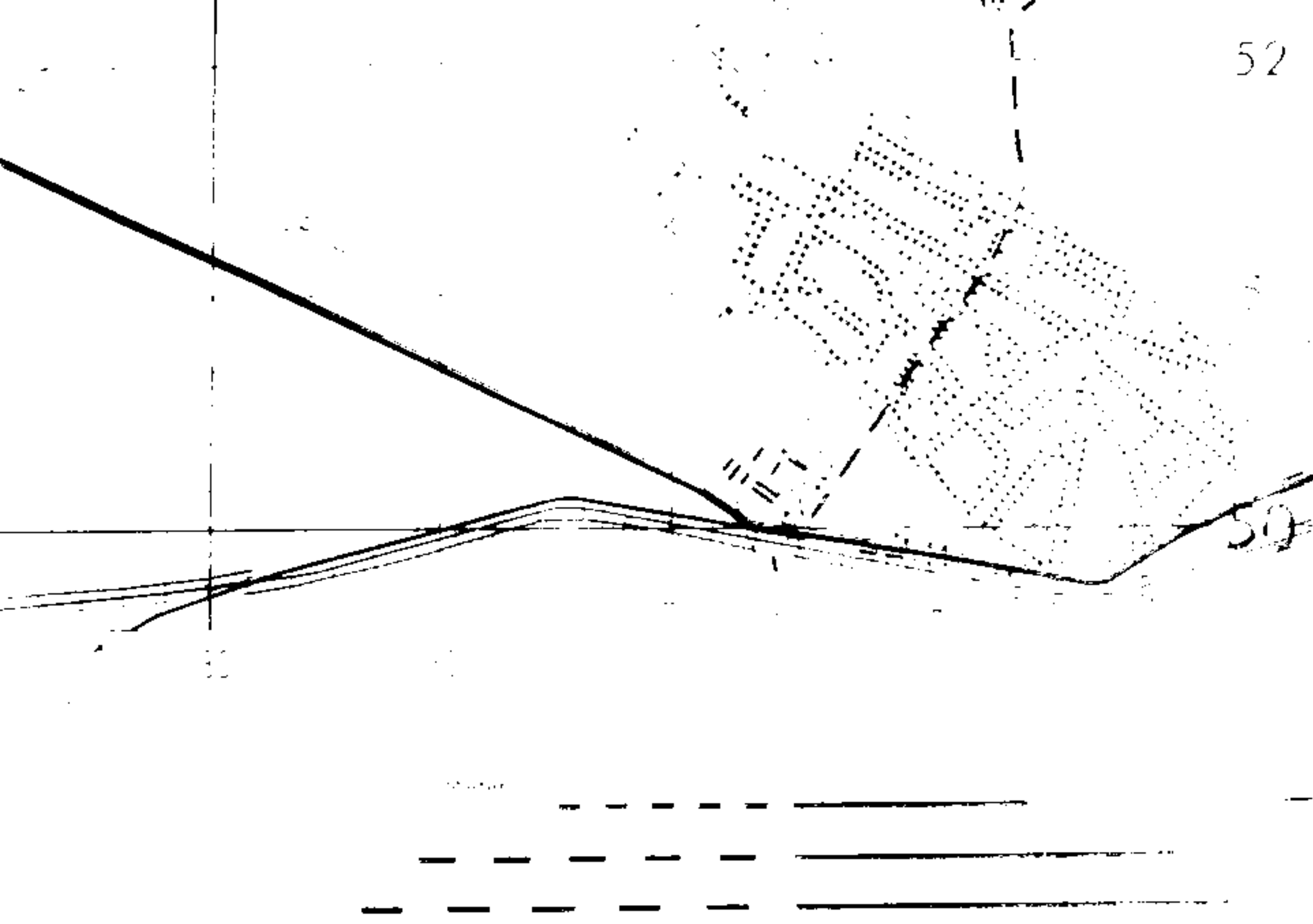
محرم اسرار حقیقت

سیدنا و مولانا الحاج

سید محمد معصوم حبیلانی

نور کے قادری کے قدس سرہ





CONTOUR INTERVALS LISTED  
 IN METERS

Contour Interval (m)	Contour Interval (ft)
10	32.8
20	65.6
30	98.4
40	131.2
50	164.0
60	196.8
70	229.6
80	262.4
90	295.2
100	328.0
120	393.6
150	492.0
200	656.0
250	820.0
300	984.0
400	1312.0
500	1640.0
600	1968.0
700	2296.0
800	2624.0
900	2952.0
1000	3280.0

COORDINATE CONVERSIONS AND NOTES  
 Geodetic Address and Address  
 Geographic Address and Address

ES

Vertical datum used is Mean Sea Level (MSL).  
 Horizontal datum used is WGS 84.  
 Contour interval is 10 meters.  
 The map is a planimetric map.  
 The map is a topographic map.  
 The map is a contour map.  
 The map is a grid map.

# انوار الصالحين

تصنيف عفيف

سيد الصالحين امام المتقين ابي شريك  
شيخ الطريقة كرم امرار حقيقت

سيدنا و مولانا الحاج

سيدنا محمود جيلاني

نوراني قادري قادري سوره

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے سب سے پہلے اپنے حبیب سیدنا و مقتدانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے ظہور فرمایا۔ پھر اس نور سے عالم کائنات کو پیدا کیا۔ اور ہزاروں ہزار درود اس صاحبِ بولاک پر باعثِ ایجادِ عالم و عالمیان اور نتیجہ تخلیق آدم و آدمیان ہے۔ اور بے تعدا و سلام و صلوة ان کے اصحاب پاک و آل پر جو بن کی شان میں رمشل و اہل بینی کمثل سفینۃ نوح وارد ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ كَثِیْرًا كَثِیْرًا

اما بعد: فقیر پر تقصیر محمد معصوم ابن سید فضل شاد جامع کمالات سید فضل شاد گیلانی قادری برادران خاندان کی خدمت میں ملتس ہے کہ فقیر کے دل میں خیال آیا کہ بزرگان و ببار شریف گیلانیہ نور یہ یعنی سلسلہ عالیہ قادریہ اعظمیہ کے مختصر حالات ایک جگہ رسالہ کی صورت میں بکھ دیں تو بہت بہتر ہے اور طالبین و شائقین کے لئے از حد مفید و نافع ہے لہذا بخدمت مرشد افتخار العارفین سلطان التارکین حضرت شیخ فضل نور مدظلہ العالی اس کا رخیر کی طرف مشغول ہوا۔ اور رسالہ ہذا کو ایک جگہ قلمبند کر کے اس کا نام "انوار الصالحین" رکھا گیا۔ جس کے نام میں تمام سادات صالحین کی طرف عموماً اور سید صالح محمد کے نام نامی کی طرف خصوصاً اشارہ ہے کہ طالب سادق اس کے مطالعہ سے نجات ابدی کے مستحق ہوں گے استء ہے کہ ناظرین جس وقت مطالعہ سے محفوظ ہوں۔ تو مؤلف کو دعائے خیر

سے یاد فرما کر غنیمت اللہ ماجور ہوں۔

ان اللہ لا بیضیح اجبا المحسنین،

سیدنا امام حسن مجتبیٰ ابن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ کی ولادت رمضان سنہ ہجری میں ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان الرجیم کے شر سے تیری پناہ میں دیتا ہوں اور حق نام رکھا۔

اور فرمایا۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَجِدُّنَا جِدًّا :- یعنی اے اللہ میں اس کو درست رکھتا ہوں۔ تو بھی اس کو درست رکھ۔

آپ کریم النفس سخی باکمال تھے۔ کئی بار خدا کے راستہ میں اپنا سارا مال ٹکا دیا۔ آپ نے پیادہ پا چل کر ۲۵ حج کئے آپ سے خوارق و کمالات بکثرت ظہور میں آئے۔ انتقال آپ کا بصر ۴۷ سال بسید زہر دینے کے ماہ ربیع الاول سنہ ہجری میں ہوا۔ مزار شریف مدینہ شریف جنت البقیع میں ہے۔

## سیدنا امام حسین ابن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

آپ کی ولادت سنہ ہجری میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں دعا فرمائی اور حسین نام رکھا۔

آپ صابر شاکر تھے۔ آپ نے دین کی خاطر کربلا میں اپنا تمام مال و اولاد جان اخوان سب کچھ قربان کیا آپ نے فرمایا ہے۔

اَشْفَقَ الْاِخْوَانَ تَلْکَ وَیَمِیْنُکَ : یعنی سہائوں سے زیادہ شفیق تیرے لئے  
 دین ہے کیونکہ آدمی کی نجات اتباع دین سے ہے اور ہلاکت دین کی مخالفت  
 ہے آپ کی ذریت پاک سے نوستارے طلوع ہوئے جو نوا امام پیشوائے ملت

آپ کی شہادت بروز جمعہ دسویں محرم ۱۱۳۰ ہجری میں بمقام کربلا  
ستاون سال ۵۸ کی عمر میں ہوئی مزار کربلا معلیٰ میں ہے

## حضرت محبوب سجانی غوث الاعظم

سید القادر جیلانی قدس سرہ

آپ کی ولادت ماہ رمضان ۷۰، ہجری بمقام گیلان میں ہوئی، نسب  
اس طرح ہے: سید عبدالقادر بن سید ابو صالح جنگی دوست بن سید عبدالقادر  
بن جیلی بن یحییٰ زاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید  
عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن امام حسن مشنی بن امام حسن  
مجتبٰ علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ نے ایام رخصت میں رمضان کے  
سببے میں دن کے وقت کبھی دو روز نہ پیا۔ آپ کو علوم ظاہری میں اپنے ہم عمر  
تمام معاصرین محمدتین و فقہا پر فضیلت بھی دینا سے قطع تعلق کر کے یاد  
خدا میں مشغول ہوئے۔ آپ نے فرقہ خلافت حضرت شیخ ابوسعید خدری سے  
حاصل کیا۔

وہ مرید شیخ عبدالواحد تمیمی کے وہ مرید شیخ ابوبکر شبلی کے وہ مرید سید  
الطائشہ شیخ جنید بغدادی کے وہ مرید شیخ مشری سقلی کے وہ مرید شیخ معروف  
کرخی کے وہ مرید شیخ داؤد طائی کے وہ مرید شیخ حبیب غمی کے وہ مرید شیخ  
حسن بصری کے وہ مرید حضرت علی المرتضیٰ کے علیہم السلام  
کتاب مناقب غوثیہ میں مجمع الفصائل سے روایت ہے منقول ہے  
کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے، شہزادہ اول امام حسن  
کو بلا کر فرمایا یا امام الامام اور شہزادہ ثانی امام حسین کو امام الائمہ کہا۔ امام حسن

علم نے عرض کیا۔ یا قبلہ آپ نے مجھے ایک امام کا امام فرمایا اور میرے بھائی حسین کو کئی اماموں کا امام کہا۔ اس میں کیا راز ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حسینؑ کی پشت سے نو امام پیدا ہوں گے۔ اور تیری پشت سے صرف امام پیدا ہوگا جو مرتبہ اور مقام میں ان نو اماموں کی مثل ہوگا۔ اس کا نام سید عبدالقادر نقب محی الدین کنیت ابو محمد اور خطاب غوث اعظم ہوگا اور وہ تمام جہاں کے اقطاب سے مرتبہ میں اعلیٰ ہوگا۔ اور اس کو محبوبیت کا خلعت پہنایا جائے گا۔ وہ پانچویں قرن کے وسط میں ظاہر ہوگا۔

نیز نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت اور ناف کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا کہ یا ولدی تیری پشت سے ایک فرزند پیدا ہوگا۔ اس کا مرتبہ اولیاء میں ایسا ہوگا۔ جیسا کہ میرا ابیہار میں ہے۔

آپ کو ایک مرتبہ درگاہ خداوندی سے علم ہوا۔ تو آپ نے برسر منبر اعلان فرمایا۔ قَدْ سَى هَذَا اَعْلَىٰ مَسَابِقِهِ كُلِّ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ۔ یعنی تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امت محمدیہ کے تمام اولیائے متقدمین اور متاخرین آپ کے زیر قدم ہیں۔ آپ کی کرامات و خوارق کا شمار سوائے خداوند تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ آپ کے حالات سے دفتروں کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اصحاب ظاہر و باطن مسلم و غیر مسلم سب آپ کے کمالات کے معترف ہیں، آپ کی وفات بعمر ۱۱ سال نویں بیع الثانی ۱۱ھ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک بغداد شریف میں ترجیح خلافت ہے۔

## سید محمد غوث گیلانی علی اچی

خلف الصدق سید شمس الدین بن سید ابوالحسن علی بن سید مسعود



بن سید احمد بن سید صفی الدین صوفی بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن شیخ  
السموت والارضین بن سید عبدالقادر حیلانی بغدادی رحمہ اللہ،  
آپ ساوات کرام گیلانہ سے سب سے پہلے ہندوستان میں تشریف  
لائے۔ آپ ہی سے خاندان قادریہ اعظمیہ نے اس ملک میں اکثر فروغ  
پایا۔ ابتدائے جوانی میں دور دور ممالک کے سفر کئے۔ کئی مرتبہ فصیلت حج  
سے بھی سرفراز ہوئے۔ آخر اوج شریف میں سکونت اختیار کی۔ اس ملک میں  
آپ کی اولاد کثرت سے پھیلی، ہزار ہا کرامات آپ سے ظہور میں آئیں۔  
آپ کا انتقال ۹۲۳ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک اہل شریف گیلانی میں  
مرجع زائرین ہے۔

## سید عبدالقادر ثانی بن سید غوث محمدی

آپ اپنے والد صاحب کے بعد سجادہ ہدایت پر بیٹھے۔ عشق و محبت میں معروف  
اور صفات کمال سے موصوف تھے کئی اشخاص کفار اور فساق سے آپ کی نظر  
سے مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کا انتقال ماہ ربیع الاول کی ۱۸ کو ۹۴۰ ہجری میں  
ہوا۔ پاک اہل شریف میں ہے۔

## سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی

آپ اپنے والد صاحب کے سجادہ نشین صاحب نسبت قادریہ ہوئے  
بڑے صاحب کمال صاحب خوارق و کرامات تھے۔ آپ کا انتقال ۵ جمادی الآخر  
۹۴۲ھ میں ہوا۔ قبر اہل شریف ہے۔

## سید حامد گنج بخش بن سید عبدالرزاق

آپ بڑے بزرگ صاحب شریعت طریقت و حقیقت تھے، علوم ظاہری



و باطنی میں یگانہ آفاق۔ بادشاہان وقت بھی آپ کی آستان بوسی کو اپنا افتخار سمجھتے تھے، آپ کے خلفا سے شیخ شبیر شاہ ملتان اور شیخ داؤد کرمانی پیر گڑھی بڑے کامل بزرگ ہوئے ہیں آپ کے فرزندوں میں سے سید موسیٰ پاک شہید صاحب مقامات بلند و مدارج ارجمند تھے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی انہی کے مرید سعید تھے، آپ نے بدخواہان قوم اہل ہنود کے ہاتھوں شہادت پائی اور ملتان میں ہی مدفون ہوئے، سید حامد گنج بخش کی وفات ۹۷۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار اقدس انج شریف میں ہے۔

## سید عبد الوہاب ثانی گیلانی

پیر لاثانی است حضرت سید عبد الوہاب۔ ناقصاں رایشہ کامل عالم ازوے فیضیاب حاضر و خا صان صلحا نور چشم اہل بیت۔ در میان ہر در عالم نور اور پوں آفتاب۔ آپ صاحب زہد و تقویٰ ہوئے ہیں۔ علوم ظاہری و باطنی میں لاثانی تھے، والد بزرگوار کا اسم گرامی سید شاہ روح الدین سید جمال بن سید محمود بن سید عبدالقادر ثالث بن سید حامد گنج بخش گیلانی اچی منقول ہے کہ آپ کو آپ کے بزرگوں کے بزرگوں نے حکم دیا کہ تمہارا فیض شاہ عبدالقادر فیض رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔ آپ انج شریف سے تجرید کی حالت میں نکلے اور سندور شریف کا رخ کیا جب وہاں پہنچے تو شاہ فیض کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور انہوں نے نود و لونگ اپنی اہلیہ محترمہ کو بطور امانت دینے کہ یہ نوفیروں کا فیض ہے اور کہا کہ ایک سید بعد اوی یہاں آئے گا۔ اس کو ہمارا سلام پہنچانا اور ایک لونگ دے دینا۔ چنانچہ جب حضور وہاں پہنچے تو ملائی صاحبہ نے حسب وصیت شاہ فیض نونگ دیکر فرمایا کہ یہ نوفیروں کا فیض ہے آپ نے لیکر وہ سارے نونگ کھائے اور فرمایا کہ کون حفاظت کرتا ہے اب وہ فقیر مجھ سے ہی فیض حاصل کریں گے،

آپ کا سفر منقول ہے کہ جب آپ نے وہ نولونک کھائے تو آپ کی طبیعت پر جذب و استعراق غالب ہو گیا۔ آپ بحالت سکر وطن چھوڑ کر سیر و سیاحت میں مشغول ہو گئے پا پادہ دور دور ملکوں کی سیر کی آپ جس جگہ چند یوم قیام کرتے تو خلقت کا ہجوم ہو جاتا تو آپ وہاں سے اگے چلے جاتے

چنانچہ سیر کرتے ہوئے موضع بن باجورہ ضلع سیالکوٹ میں ایک نالہ پرا بیٹھے۔ وہاں چند دن قیام کیا

اس جگہ کا نام اب تک پیر پابندی مشہور ہے لوگ اس جگہ کا بہت ادب کرتے ہیں۔

کرامت :- اس نالہ پر موضع بن کے ونبارے مچھلیوں کے شکار کو آئے۔ انہوں نے کئی بار جال پھینکے مگر کوئی مچھلی جال میں نہ پھنسی، انہوں نے آپ کو درویشانہ صورت دیکھ کر عرض کی۔ آپ نے دعا فرمائی تو ان کے جال میں بے شمار مچھلیاں پھنسی گئیں یہ کرامت دیکھ کر وہ سب کے سب ونبارے آپ کے مرید ہو گئے۔

آپ چونکہ مجذوبانہ حالت میں تھے، اس لئے ان کے نماز آپ سے ترک ہو جاتی تھی۔ موضع بن کے

امام مسجد جو کہ حافظ قرآن بھی تھے، کہنے لگے کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے فقروں کو نماز معاف تو نہیں، آپ اٹھ کر مسجد میں چلے گئے اور حافظ صاحب کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایسا تصرف کیا کہ حافظ صاحب کو سارا قرآن شریف بھول گیا۔ آخر شرمسار ہو کر مصلے سے پیچھے ہٹ آئے اور معافی طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ پہلے کی طرح سارا قرآن شریف تو یاد نہ ہو سیکے گا البتہ چند سورتیں یاد ہو جائیں گی۔ جن سے جماعت کرا سکو۔

مہمانوالہ میں آنا۔ جب بن باجورہ میں بہت چمچا ہو گیا تو آپ وہاں سے



تھوڑے بجائے لڑائی میں شریف لے آئے وہاں ایک ہندوئی مسان تھی اس میں  
فی عرصہ خلوت نشین رہے۔ اس جگہ اب تک ایک مسجد اور ایک کنواں  
ریارت گاہ موجود ہے۔

کرامت: ایک دن آپ خلوت سے باہر نکلے تو ایک ہندو جات  
سستی بدو جو لجد میں بادل کہلانے لگا۔ اپنی بھینس لیکر قریب سے گزرا  
پنے اسی سے دودھ طلب کیا۔ اس نے عرض کیا کہ حضرت یہ بھینس  
دودھ دینے والی نہیں ہوں میں جوتنے والی ہوں۔

اور چند رہیں آپ نے فرمایا تم ایک بھینس کو دودھ کر تو دیکھو وہ دودھ  
دینے کے لئے بیٹھا تو اس بھندار بھینس کے تھنوں میں دودھ بھر آیا۔  
اس نے دودھ آپ کو پلایا۔ آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی جس کا نتیجہ  
یہ ہوا کہ وہ بہت دولت مند ہو گیا۔ اپنے خدمتگار کین لوگوں کو غلے کی بجائے  
روپے ٹوپوں سے ناپ کر دیا کرتا تھا، اور اپنے گھوڑے کو ٹھوں پر باندھتا  
تھا۔ آخر کار وہ مسلمان ہو کر آپ کا مرید ہو گیا اور اس غیبی خزانہ سے بہت  
سی زمین خرید کر لی۔ آپ بجائے لڑائی سے اٹھ کر موضع گوجرہ ضلع سیالکوٹ  
میں تشریف لے آئے۔

جب بجائے لڑائی اور گوجرہ میں آپ کی  
کرامت بہت شہرہ ہو گیا تو آپ وہاں  
سے اٹھ کر موضع ساوہ چک میں آگئے ساوہ چک شہر گجرات سے تین میل مشرق  
کی طرف واقع ہے۔

کرامت: ایک دن بانی موضع چوہدری ساوہ کے گھر کی مستورات ملائیں  
سید عبدالوہاب ثانی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، چوہدری ساوہ کو اس  
سے غیرت آئی، تو اس نے آپ کو کہا کہ جہاں سے چلے جاؤ، آپ وہاں سے  
آئے۔ آپ کے جانے کے بعد چوہدری ساوہ چار پائی پر سویا تو نیچے کر پڑا۔

اٹھنے لگا تو چار پائی اس کے جسم سے چمٹ گئی۔ سب لوگ جمع ہو گئے اور ناچار تلاش کر کے آپ کو واپس لائے۔ اور معافی طلب کی۔ آپ نے اس کو مصیبت سے رها کر دیا۔ یہ کرامت دیکھ کر جو ہدی ساوہ بمع اہل و عیال مرید ہو گیا۔

منقول ہے کہ جب چک ساوہ کے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے تو ان کے پہلے **میاں خواجہ سے مقابلہ** پیرمیاں خواجہ ان سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ ہم تمہارا گاؤں غرق کرتے ہیں۔ تم ہم کو چھوڑ کر نئے پیر بنا لے رہے ہو۔ میاں خواجہ نے پانی کا پیالہ لے کر اٹھا چاہا۔ اٹانے کے ساتھ ہی گاؤں گاؤں بھی اٹھنے لگا۔ تو حضور نے اپنے ہاتھ کی چھڑی زمین میں گاڑ دی اور کہا کہ اب یہ گاؤں نہ اٹھے گا۔ چنانچہ جتنا گاؤں اٹھ چکا تھا، اتنا ہی رہا اب تک چک ساوہ کی شمالی سمت اونچی ہے، پھر میاں خواجہ نے آپ سے معافی مانگ لی۔

**کرامت:** منقول ہے کہ آپ نے اپنی لڑکی کی نسبت موضع معین الدین پور کے سادات میں کی۔ وہ بطور آزمائش شادی کے موقع پر ہزاروں آدمی آئے۔ آپ نے آپ نے صرف ایک ویک چاول پکائے تھے، اٹھ پیر تک سب براتی کھاتے رہے مگر چاول ختم نہ ہوئے، ویسے ہی گرم نکلتے رہے۔ اس پر آپ نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ حتی الوسع اپنی لڑکیوں کی شادی اپنے خاندان میں ہی کیا کرو۔ اپنی برادری سے باہر کسی کو نہ دیا کرنا۔

آپ کے دو بیٹے تھے حضرت سید صالح محمد اور سید عاشق محمد دونوں کی اولاد موجود ہے، اب تک آپ کے مزار پر نگرے اپاہج اور مختلف بیماریوں کے مریض آتے ہیں۔ اور وہاں کی خاک اپنے بدنوں بدنوں پر مل کر تندرست ہو جاتے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۰۲۱ ہجری میں ہوئی، مزار شریف چک ساوہ دربار نوری میں ہے۔



## قطعہ تاریخ

شاد عبد الوہاب پیر کمال  
 خاص نسل جناب غوث جہاں  
 کوید روو عالم موہوم  
 سال ترحیل وے شرافت گفت

واقف سہرا یزدو متعال  
 قطب والا مکان نیک خصال  
 مکہ زن شہ ملک جاہ و جلال  
 قبلہ الاولیا شہید کمال

شیخ المشائخ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری سر حلقہ مردان  
 حق نوشہ سر شیار زجام لی مع اللہ نوشہ پیر سیدم کیست صاحب حل عقد  
 پیر سیدم کیست صاحب حل عقد — گفتہ رجال غیب نوشہ نوشہ  
 آپ سید العارفین سلطان محبوبین قطب الاقطاب صاحب عظمت و  
 کرامت تھے، آپ کی ولادت ۹۵۹ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی نسبت بہت  
 سے بزرگان متقدمین کی طرف سے پیشگوئیاں منقول ہیں۔ آپ علوم ظاہری  
 سے فارغ التحصل ہو کر اشغال باطنی کی اجازت و خلافت خاندان قادریہ  
 اعظمیہ کے مشہور بزرگ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی سے حاصل کی  
 وہ مرید شاہ معروف قادری خوشابی کے وہ مرید سید مبارک حقانی اچی کے وہ  
 مرید اپنے والد ماجد حضرت سید محمد غوث کیلانی جلی اچی کے آپ کے کمالات  
 احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں آپ کے فضائل و  
 مجاہد و مقامات کا بیان موجود ہے اچھا لکھوئے استجابت دعا۔ مکاشفات  
 قلوب و ارواح۔ تعرف فی الاشیاء وغیرہ نظر فیض اثر کے افلا کرشمہ تھے،  
 رئیس المکاشفین حضرت مولانا قاضی محبوب عالم صاحب قادری بہروری  
 رحمۃ اللہ مسند آرا کا اعوان شریف جو ارباب کشف کے سردار تھے، فرمایا کرتے  
 تھے کہ حضرت نوشہ صاحب الف ثانی کے مجدد اکبر تھے۔ اس لئے آپ سے

سب سلاسل کے مشائخ فیضیاب ہوئے۔ آپ مرید کے دل پر اسم اعظم نقش کرتے ہیں۔ جس سے طے مراتب باسانی منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ رسالہ ہذا میں آپ کا ذکر اس لئے لایا گیا ہے کہ آپ سید صالح محمد قادری کیلانی کے ماویٰ روشن ضمیر اور مرشد تھے، اور سلسلہ نوشاہی قادری کے باقی اقل تھے۔

**اولاد** | آپ کے دو بیٹے تھے پہلے حضرت شیخ حافظ محمد برخوردار اور دوسرے حضرت شیخ محمد ہاشم دریا دل۔

حضرت شیخ حافظ محمد برخوردار کو آپ نے اپنی خلعت ینابت اور خلافت لہن سے سرفراز فرمایا۔ جو آپ کے بعد سجادہ مشیخت پر بیٹھ کر خلفائے نوشاہیہ کی تکمیل اور طالبانِ راہ حق کی تربیت فرماتے رہے، موجودہ زمانے میں درگاہ حضرت نوشہ صاحب کے سجادہ نشین سراج الاولیا محبوب کربلا حضرت شیخ غلام مصطفیٰ صاحب ہیں جو کہ فی زمانہ علم و معروف میں تمام حضرات نوشاہیہ سے ممتاز ہیں۔ جب سے زینت افزائے سجادہ ہوئے ہیں۔ اکثر مخلوق خدا فیضیاب ہو رہی ہے، فضیلت علوم ظاہری و باطنی و نسبت فیض صوری و معنوی ان کے آباؤ اجداد سے موروثی چلی آتی ہے۔ رسالہ ہذا انوار الصالحین میں اکثر بزرگوں کی تعریف و تاریخ میں جو اشعار درج کئے گئے ہیں۔

انہیں کے قلم سے لکھے گئے ہیں۔ مسلم اللہ تعالیٰ ان کے والد بزرگوار کا اسم مبارک شیخ محمد شاہ ابن شیخ محمد امین ابن شاہ قل احمد جیو تو شاہ زمان بن شاہ الہی بخش بن حافظ شاہ نور اللہ بن حافظ محمد حیات ربانی بن حافظ شاہ مجاہد اللہ بن حضرت شیخ حافظ سید برخوردار بن حضرت حاجی حافظ نوشہ گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ

عنایت نسائی موصوف کے فرزند اکبر سا جزارہ شریف احمد السخلص بہ شرافت



بھی بزرگانِ قادریہ اعظیہ کے حالات آبِ تالیف کر رہے ہیں خداوند  
تعالیٰ جلد تکمیل کو پہنچائے۔

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بعمر ۱۰۵ ایک صد پانچ سال  
ہفتم ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں ہوئی، روح مبارک سپینال شریف ضلع گجرات  
میں منظر نور علی نور رخشاں ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

## امام الاولیاء سید صالح محمد بن

### سید عبد الوہاب ثانی گیلانی قاری

سید صالح محمد طالبِ نوشہ پیر  
درویش فرزندہ نور قادری و نوشی  
پیر مولانا غنیمت در فقر بدر مینر  
در سرانے دولت گیلانیاں روشن عنبر  
آپ مشائخ عظام و سادات کرام گیلانیہ میں بڑے پایہ کے عالم فاضل  
کامل صاحب باطن تھے، خاندانِ قادریہ اعظیہ میں مثل آفتاب سورجی میں  
طریقیت میں آپ نے بیعتِ خلافت حضرت حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش  
قدس سرہ سے حاصل کی اور کمالات و ولایت کو بخوبی طے کیا۔

بزرگوں سے منقول ہے کہ جب آپ بحکم والد بزرگوار حضرت نوشہ صاحب  
کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے روانہ ہوئے تو آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ  
نے بمکاشفہ قلبی دوزین میل پیدل پیل کر آپ کا استقبال کیا۔ اور نہایت  
احترام کے ساتھ آپ کو بھرا لے گئے۔ کیونکہ آپ آنحضرت کے پیران  
پیر شیخ المشائخ حضرت سید محمد عنوت گیلانی اپنی کی اولاد و حد سے تھے  
آپ نے سر پہ ہرنے کی اتجا کی تو آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت انکسار و فریاد  
شہد امرار کے بعد حلقہ امرار میں رہنے والے تھے۔

نے کنز الرحمۃ میں اس طرح نظم کیا ہے،

زبے سید صالح محمد کمال

چو در خدمت نوشتہ آور نخست

کہ در پیش حضرت نور التماس

زر حمت سونے میں نگاہے کنید

بفرمود حضرت کہ اسے دادخواہ

صنم خاک روپ جہاں سرسبر

بگفتا کہ در کوئے این خاکسار

بروید گراز گرم خار و خاک

اثر شد بحضرت ز گفتار او

کہ از قرب حق یافت جاہ و جلال

نشست آنچنان اعتقادش درست

کہ شوق الہی شدہ بیقیاس

کم برین داد خواہے کنید

تو آل نبی و سعادت پناہ

توئی سید از آل خیر البشر

فنا دست و خاشاک و خنس پیشمار

شود صحن خانہ و سم خیر و پاک

نمودند از نگ نگاہ کار او

بروایت منقول ہے کہ بچپن میں جب

حضرت سید صالح محمد و سید عاشق محمد

## بچپن کے حالات

لڑکوں سے کھیلتے تو جس کو کہتے مر جاوہ مر جاتا۔ لوگ تنگ آکر آپ کے والد

بزرگوار سید میراں عبد الوہاب ثانی کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ

یا حضرت ہم اس گاؤں سے کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں کیونکہ چھوٹے لڑکے

تو اکثر آپس میں کھیلتے ہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ تم ہرگز نہ جاؤ، میری زندگی

میں میری اولاد کی بددعا اثر نہ کریگی۔ البتہ بعد میں اثر ضرور ہو جانا کریگا۔

گرامتہ: ایک دن آپ چک سادہ کی مسجد میں دھنوک رہے تھے۔ کہ

اچانک اپنا کوزہ پیناک دیا لوگ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کوزہ کہاں غائب

ہو گیا؟ لیکن ادب کی وجہ سے پوچھ نہ سکے چند دن کے بعد ان کا ایک

سیر آیا اس نے بیان کیا کہ میں ہندوستان میں تجارت کرنے گیا ہوا تھا۔

ایک دن جنگل سے گزرتے ہوئے شیر نے مجھ پر حملہ کرنا چاہا۔ میں نے آپ

کو یاد دلائے پکارا تو دیکھتا ہوں کہ ناگہاں ایک کوزہ غیب سے شیر کے سر



لگا۔ اور وہ مر گیا۔ کوزہ کی ٹھیکریاں بھی اس نے خدمت میں پیش کیں تب  
 پا کر لوگوں کو کوزہ پھینکنے کی وجہ معلوم ہو گئی۔  
 کرامت۔ منقول ہے کہ ایک شخص حضرت نوشہ صاحب کی زیارت  
 کرنے کے بعد سادہ چک آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ رات کو ساہنپال  
 شریف میں آپ نے حضور سے لنگریں کیا کھایا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ حضور  
 نے کچی گاجریں کھائی تھیں کیونکہ ایندھن نہ تھا کہ پکالیں۔ آپ نے اپنی حکومت  
 مکان آدھا کر دیا۔

اور اس کی چھت کی لکڑیاں چھکڑے پر لدا کر دربار میں بھیج دیں۔ اور  
 فرمایا کہ ہم آدھے مکان میں ہی گزارہ کر لیں گے،  
 نیز ایک بارتین عدوزین حضرت نوشہ صاحب اللہ کی نذر لیکے۔  
 حضرت نے ان میں سے ایک زین اپنے بڑے بیٹے حافظ محمد بن خوردار کو  
 عطا فرمائی اور دوسری چھوٹے بیٹے شیخ محمد ہاشم دریا دل کو عنایت کی۔ اور  
 ایک زین اپنے داماد اور خلیفہ حضرت حافظ معموری کو دے دی۔ اور حضرت  
 سید صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دعائے خیر سے یاد فرمایا۔

آپ کے مقامات عالیہ | آپ کے احوال و مناقب و مدارج و  
 مقامات نہایت بلند و عظیم القدر تھے  
 آپ کی تعریف و توصیف میں بعض کتابوں کی عبارات درج کی جاتی  
 ہیں۔ تاکہ فوق و شوق و وبالاً ہو جائے۔ اگرچہ عبارات فارسی زبان میں  
 ہیں۔ لیکن تاہم ترجمہ میں وہ لذت نہیں ہوتی جو اصل میں ہوتی ہے۔

ازاں جملہ حضرت حافظ محمد حیات صاحب فرزند حافظ جمال اللہ بن  
 حافظ محمد بن خوردار بن عوث خلائق حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ  
 کی کتاب تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

منقول است کہ حضرت نوشہ گنج بخش تشریف بیا کوٹ فرمودند و مولوی

عبدالجکیم جہ یاران حضرت شاہ را ملازمت میگردانیشان بستر نشسته برزید  
مولوی مذکور بہ سیدہ کہ حضرت ماہمہ یاران حضرت را ملازمت نموده ایم  
لیکن حضرت سید صالح محمد رانندیدہ ایم و شہیدہ مشہور کہ او از کبار یاران  
حضرت شاہ است در اینجا آمدہ ایم کہ ملازمت اور بکنیم باز آمدہ است ،  
حضرت شاہ از زبان مبارک غر مودند کہ رو بہ چینی است کہ تو میگوئی و آمدہ است  
چوں تفحص کردند معلوم شد کہ بستر نشسته است

مولوی آمدہ بہ ایشان ملازمت نمود و گفت کہ ما ترا همچنان شنیدہ بودیم  
ہموں طور دیدہ ایم و بایں ادب بر تہہ رسیدہ اید کہ کسے مانند شما ندیدہ ایم

## حضرت نوشہ صاحب کا آپکی تعریف کرنا

تذکرہ نوشاہی میں ہے، سید برحق و حق آگاہ مطلق وسیع مشرب  
بدرگاہ حق مدام در محبت عشق و اللہ حضرت سید صالح محمد ایشان از  
یاران کبار حضرت بودند و گرم حضرت بر ایشان بسیار بود چنانچہ بزبان  
مبارک فرمود بودند کہ یہ غلب خدا بیش ما  
دو کس آمدہ اید۔ یکے نام ایشان بودند و دیگر نام محمد صادق پٹنہ

منقول ہے کہ آپ بہت  
رفنہ سانہ پپال شریف میں

## خواجہ محمد فضیل کابلی کو تہنیدہ کرنا۔

حضرت نوشہ صاحب کی زیارت کو جایا کرتے تھے، ایک دفعہ گئے تو دیکھا  
کہ تمام پیر بھائی پریشان بیٹھے ہیں آپ نے حیرانگی کا سبب پوچھا تو انہوں  
نے کہا کہ خواجہ فضل آتا ہے اور ہمارا فیض سلب کر کے لے جاتا ہے،  
اگر حضرت صاحب سے عرض کرتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ تم بھائی بھائی ہو  
خود یا ہم فیصلہ کر لو۔ آپ نے فرمایا کہ جب خواجہ فضل آئے ہم کو خبر کرنا۔  
چنانچہ جب خواجہ صاحب آئے تو آپ کو خبر کی گئی آپ اٹھ کر سامنے

ہوتے خواجہ صاحب بل بل کرتے ہوئے آئے تو آپ نے سلام بجا لاکر فرمایا پس پس اور ایسی نگاہ کی کہ ان کا تمام فیض سلب کر لیا، وہ روتا ہوا آنحضرت کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ آنحضرت نے وہی جواب فرمایا کہ تم خود فیصلہ کرو، چنانچہ پھر حضور سے منت زاری کی تو آپ نے اُنڈہ کسی سے مقابلہ نہ کر نیکا وعدہ لے کر فیض واپس کر دیا۔

تذکرہ نوشاہی میں ہے، سید برحق ہادی  
**آپ کا ادب و تعظیم** وقت برونہ چنانچہ مردم بسیار از ایشان  
 بہرہ مند شجرہ اندو حائے کہ برایشان بوزہ ہر سچ کس نہ بود، چنانچہ بہر جا کہ می رفتند  
 ذکر از مردمان بے جستجو جاری می شد و ایشان می گفتند کہ حضرت نوشاہ رادر روز  
 قیادت از پامی شناسم چرا کہ از ادب نظر در روی مبارک حضرت نکرده ام و  
 احوال برایشان چنان بود کہ جوں کہے می آمد، اور انہی پر سید نہ کہ گیتی، او گفت  
 من فلانم و سپر فلانم و او سپر فلان ست تا کہے از پدر و جد نام میگفت تا امید استہ  
 کہ این فلان ست۔ احوال ایشان و یاران اگر بیاں کنم کتاب علیحدہ باید

شاہ عبد الوہاب سر شاہ والد  
**مناقب از شیخ فتوحی علیہ الرحمۃ** مرشد بے حاجی، بہنہا چڑھدا

کل نوایو کیا مفتی کیا قاضی جو تہہ جہد کیتا ناں نفے کیا کہاں میں پازی کہے  
 فتویٰ صورت تیری جو دیکھے سوراھنی۔

کرامت :- ایک بار ایک بڑی گیلی دریائے چناب میں بہ کر آئی اور  
 موضع کالیکی کے متصل کنارے پر آگئی، شیخ پکھونے آپ کو خبر کی، آپ  
 کو مسجد کے لئے ایک گیلی کی ضرورت تھی، وہاں لینے کے لئے گئے، اتفاقاً  
 معین الدین پور کے سادات بھی اسی لکڑی کو لینے کے لئے وہاں جا نکلے۔  
 تبارعہ ہوا۔ آخر لوگوں نے فیصلہ کیا کہ تم دونوں گھرنہ جھگڑو، جو صاحب تصرف ہے  
 کرامت سے لے جائے۔ چنانچہ دونوں سادات گھرانے چلے آئے، رات



کو دریا میں اتنی بڑی ہانک آئی کہ وہ لکڑی خود بخود بہ کر چک سا درہ میں مسیح  
کے قریب آئے

تعمیر مسجد لوری | جب دور دور تک آپ کا شہرہ ہوا۔ اور مخلوق  
خدا زیارت کے لئے آنے لگی تو مسجد میں اتنی  
کنجائش نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے آپ نے بڑی مسجد کی بنیاد رکھی اور مولا  
عنیمت کنجائی جو کہ آپ کے مرید تھے، مسجد بنوانے کے لئے مقرر ہوئے گئے۔  
مذکورہ کوچہ راہ شتیر اور بالے بنوائے گئے جب دیواریں بن چکیں تو ایک  
شستیر چھوٹا نکلا۔ لوگوں نے اس کے پورا نہ ہونے کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا  
کہ آج کام نہ کھدو۔ کل رکھنا جائے گا۔ رات کو آپ مسجد میں گئے اور شستیر  
کو کہا کہ کیا اچھا ہوتا۔ اگر تو پورا ہو جاتا۔ چنانچہ اسی وقت وہ شستیر کھیر لیا  
گیا۔ اور خود بخود دیواروں پر جا پڑا اب بھی لوگ اس شستیر کی زیارت  
کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت بھی وہاں ایک نمایاں جگہ پر دیواریں محفوظ

آپ کی تعریف و توصیف | مولانا محمد ماہ التمحلص صداقت کہتے ہیں  
اپنی کتاب ثواقب المناقب میں

طرح آپ کا ذکر کرتے ہیں جو کہ لفظ بہ لفظ مسطور ہے،  
”از انجا کہ شرافت ذات بکسب کمالات دو بالاً میگردان معرے بہ حسن  
قصیدہ سیادت کہ صاحب بولا کہ مطلع دوست، و آن مضمون شستہ عنز  
اہل بیت کہ مہدی مولایت مطلع دوست۔ ہر گاہ بہ نظر عنایت حاجی کعبہ  
وصفا مانند ابراہیم سعرا علوی قرآن السدین سیادت و سعادت اور یافت  
عالمی در ملازمت آن نائیب سید کوئین۔“

بسمہ ائق یا ایسہا الذین امنوا صیو:۔ ایمان تازہ کر وہ۔

سبق عرفان گرفت ہے

بک روحی کہ داغ عشق شمع محفلش گر وہ۔

چو فانوس خیالے عالمے گردِ دلش گروہ  
**آپ کا عدل و انصاف** | منقول ہے کہ آپ کی ہمیشہ کی شادی

معین الدین پور کے سیدوں میں ہوئی تھی، جب آپ کے والد بزرگوار  
 میراں سید عبد الوہاب ثانی کی وفات ہوئی۔ تو ہمیشہ کو اپنے پاس  
 لے آئے، اور حسب قانون شریعت اپنے والد کی جائیداد سے پورا پورا  
 حصہ دے دیا۔ چنانچہ آپ کی ہمیشہ سے فرزند ان سادہ چک میں ہی  
 رہیں، اولاد نے حضور سے عرض کی کہ آپ نے اپنے بھانجوں کو ہمارا شریک  
 بنا دیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ایک ایک ہی رہیں گے۔ کلاں میں حکم تمہارا  
 ہی رہے گا۔ چنانچہ تا حال وہ ایک ہی گھر چلا آتا ہے۔

حضرت مولانا شیخ محمد اکرم عینیت کنجاہی نے  
**مدح شریف** | یزنگ عشق آپ کی مدح شریف میں یہ اشعار

کہے ہیں۔

اور کشور کشتائے فیض سرور	امام عاشقان صالح محمدؐ
بجائے اشعلہ شمع خانہ عشق	دل پروانہ اش کا مشانہ عشق
ہمیں نو بادۂ گلزار و وحدت	گزیں گلستہ باغ سیادت
خیال از جلوہٴ رور و روح در بر	دہن از نام اولسریز کوثر
سر و سر حلقہٴ صاحبہ لانا است	جیند وقت شبلی و زمان است
کمان خود گرش حلاج دادہ	بود بروست و پڑ زورش کباؤ
کرم گرد و رش کردہ ہنی داشت	جبیں چو ماہ نو بالیدنی داشت
وفا جسم بعدش دل گردش	جیا بستم نکا بش رو بردشد
بیا بگذا رہ بش شاہ ما دست	کہ از بوئے کباب دل شوی مست

آپ کے تین فرزند تھے ماول سید فیض اللہ نوری و سید ضیاء اللہ  
**اولاد** | لاولد فوت۔ سوم سید شیر محمد رحیم اللہ تعالیٰ۔

**خلفاء** آپ کے مرہول اور خلفاء کا کوئی شمار نہیں، ہزار ہا لوگ آپ کے ورکشور کشائے فیض سرمد سے فیض سرمدی حاصل کر

کے ملک ولایت کے سکہ زن ہوئے، ازاں جملہ مشاہیر یہ تھے،

۱۔ تینوں فرزندان سعادت مند، (۴) سید کرم اللہ وہ، سید محمد سعید،

۲۔ سید عبدالرسول، یہ تینوں اصحاب آپ کے بھانجے تھے، جو کہ

سعید الدین پور سے سادہ چک میں آگئے تھے،

۳۔ قاضی القضاة مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی (۸۶) شیخ نور الدین المعروف

شیخ پھواز کالیکی (۹) خواجہ محمد یونس از سوہیانوالہ (۱۰) میاں نور الدین کوٹلی

بادریاں (۱۱) شیخ وساون (۱۲) شاہ جمال از نواں لوک، (۱۳) شیخ محرم شاہ

از چکیانوالہ کالر (۱۴) شیخ ابدال شاہ از چک سادہ (۱۵) شیخ محمد فتویٰ،

**وفات** آپ کی وفات ۱۰۷۲ ہجری میں ہوئی۔ مرزا شریف چک سادہ دربار نوری میں ہے۔

## قطعہ تاریخ

بجنت یافت از وی فیض کس

رحیل پاک اور متشرع بس

ز دنیا رفت چوں صالح محمد

بفردوس مقدس گشت آباد

## سید عاشق محمد رحمۃ اللہ علیہ

درو عالم طالبان رامقدا

با وفا و با صفا و با اتقا۔

سید عاشق محمد پیشوا

چشمہ فیض کرم عالی جناب

آپ حضرت میراں سید عبدالوہاب ثانی کے چھوٹے بیٹے تھے، آپ

ت بڑے عالم اور زاہد کامل تھے، اپنے بڑے بھائی سید صالح محمد کے وسیلہ

سے جناب نوشہر گنج بخش قادری کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے،



اور کمال صدق و اخلاص سے خدمت گذاری کے حقوق ادا کئے اور خلافت حاصل کی۔ آپ کا مزار موضع بن ہاجوہ ضلع سیالکوٹ میں ہے، آپ کی اولاد بھی وہیں آباد ہے، وفات بارہویں صدی ہجری میں ہوئی۔

## سید فیض اللہ نوری

بست فیض اللہ نوری سید عالی صفات۔ مطلع الفوارِ حتی ہم ساعی در صالحات مخزن اسرار ایزد سرور عشاق وال۔ اشنائے بجز وحدت ظاہر ازہے خالصات آپ سید صالح محمد گیلانی کے فرزند اکبر میرید، خلیفہ اور سجادہ نشین تھے، بڑے بزرگ صاحب شریعت، پیر طریقت اور عالم باعمل تھے۔ علوم ظاہر کی تحصیل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی سے کی حضرت حضرت نوشہ صاحب کے فرزند اصغر حضرت نوشہ صاحب اور سید صالح محمد اکٹھے سیالکوٹ گئے تو آپ کو اپنے پاس چار پائی پر بٹھایا۔ جیسا کہ حافظ محمد حیات رقم پرواز ہیں۔ میاں محمد ششم دریا دل و سید فیض اللہ پسر سید محمد صالح آمدند و جائے تنگ بوویاں محمد ہاشم دریا دل راجا نمبر دادہ و ایشاں استادہ مانند، حضرت نوشہ گنج بخش نظر مبارک کروہ فرمودند کہ میاں فیض اللہ بیا برابر بانیش ایشاں عرض نمودند کہ یا حضرت ماراچہ مجال است کہ برابر حضرت نشینیم و دیگر آنکہ صاحبزادہ محمد ہاشم و پدر من در شناسد من زیر شستہ اند حضرت شاہ فرمودند ماترا ایجا نشانده ایم ایشاں حکم قبول کروند و برابر حضرت نشینند حضرت شاہ۔

ان زبان مبارک فرمودند کہ سید فیض اللہ ماترا علم دادہ ایم ترجمہ، منقول ہے کہ حضرت نوشہ صاحب و حضرت سید صالح محمد سیالکوٹ میں آپ کو حضرت محمد ہاشم کو ملنے کے لئے جا رہے تھے دریا سے گزر کر رات کو

کوٹلی کھوکھراں میں رہے، صبح کو ایک لڑکی صحن میں کھیلتی ہوئی آنحضرت کو نظر آئی، شاید صاحب کو فرمایا کہ میں اس لڑکی کا رشتہ آپ کے لڑکے فیض اللہ کے واسطے طلب کروں۔ اس لڑکی کے بطن سے سات اولیا اللہ پیدا ہوں گے جناب حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ نے کھوکھروں سے رشتہ طلب کیا، انہوں نے قبول کیا، چنانچہ اس لڑکی کی شادی سید فیض اللہ کے ساتھ ہوئی اور اس کے بطن سے سنی سید عبدالواسع اور ان کے بھائی پیدا ہوئے، جو سب کے سب اولیا کامل تھے آپ کی وفات گیارہویں صدی میں ہوئی، مزار ساوہ چک میں دربار نوریہ میں ہے۔

## سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

سید کھلاقی عالم حضرت شاہ ظریف - حافظ علم طریقت پیر درویشاں لطیف سینہ اش بکر روز عشق حق جل و علا باعث کثرت عبادت شد و جوہش لبس خفیف آپ حضرت سید فیض اللہ نوری کے بڑے فرزندار جمند ہیں، جامع کمالات ظاہر و باطن و منظر انوار و برکات تھے، بیعت و خلافت بھی والد ماجد سے تھی۔ آپ نے زمانہ خلافت میں ہزار ماخلوق نے فیض ابدی حاصل کیا۔

**گرامت** | بزرگوں سے منقول ہے کہ آپ کے چھوٹے بھائی سنی سید عبدالواسع رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے کہ زندگی کی امید نہ رہی، والدہ ماجدہ ان عنقریب المرگ سمجھ کر رونے لگیں۔ آپ نے والدہ ماجدہ کی بیقراری دیکھ کر عرض کیا، مائی صاحبہ! آپ کو عبدالواسع کیساتھ بہت محبت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ آپ چار پائی پر لیٹ گئے، اور کہا کہ لو ان کی بجائے میں قربانی پیش کرتا ہوں چنانچہ سید عبدالواسع تندرست ہو گئے اور سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ کلمہ شریف پڑھ کر جاں بحق ہو گئے۔

آپ نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے اپنی بیوی صاحبہ کو وصیت کی کہ میرا

سوگ نہ کرنا۔ میں تمہیں ملتا رہوں گا۔ چنانچہ بیوی صاحبہ نے کچھ غم نہ کیا، اور اپنا لباس بھی اچھا ہی رکھا، ایک دن سید محمد ظریف کی والدہ نے کہا کہ بیٹی لوگ گمان کرتے ہیں، کہ تو نے خاوند کی موت کا کچھ غم نہیں کیا۔ اُس نے کہا میں کیسے غم کروں جبکہ وہ برجمرات کو میرے پاس آتے ہیں، مائی صاحبہ نے فرمایا کہ اب اویں تو مجھے بھی دکھانا، جب وہ جمعات کو آئے تو مائی صاحبہ انتھار میں بیٹھی تھیں۔  
 دوڑ کر بغل میں لینا چاہا۔ آپ اسی وقت غائب ہو گئے۔

اس کے بعد جمعات کا آنا بند ہو گیا، البتہ کافی دیر کے بعد جب کبھی آتے تو عام صحن میں روشنی ہو جاتی، آج تک کئی لوگ اسی زندہ ہیں، جنہوں نے وہ روشنی دیکھی ہوئی ہے،

راقرم الحروف مولف سید محمد معصوم شاہ) ایک باہمیستیوں رمضان کو سحری کا کھانا کھا کر مصلی پر بیٹھا ہوا تھا، کہ اچانک نور کا شعلہ بابر کے دروازہ میں چمکا جو سبز رنگ کا تھا۔ پھر زمین سے کچھ بلند ہوتا ہوا کوٹھڑی میں چلا گیا جہاں آپ سما گئے تھے، طلوع فجر تک وہ نور نظر آتا رہا۔ پھر غائب ہو گیا۔  
**کرامت**، آج تک آپ کی کرامت مشہور ہے، کہ جن لوگوں کو گائے بھینس کی خرید و فروخت میں وقت پیش آرہی ہو یا گائے بھینس خلا بازی سے دودھ دینے نہ دیتی ہو تو آپ کی قبر پر کھیر کا تدرمانتے ہیں، تو بھینس ضد چھوڑ دیتی ہے تو لوگ آپ کے نام کا ختم دواتے ہیں آپ کے وصال کی صحیح تاریخ معلوم نہیں، مزار آپ کا چک ساہہ دربار نوری میں ہے،

## سید عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ سادات گیلانہ میں مشہور زمانہ تھے، اپنے والد صاحب سید فیض اللہ نوری رحمۃ اللہ علیہ سے فیض باطن حاصل کیا، آپ ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہتے تھے، بہت سے لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے، آپ کی وفات ۱۰۲۶ھ



میں واقع ہوئی مزار سادہ چمک دربار نوری گیلانیہ میں ہے۔

## قطعہ تاسیخ وفات

چوں سیر بالبسوئے خلائی رفت ملک گفتند آمد با طریقت

چوں وصلش جست نوشامی بنجو گفت

پیر عبدالبہادی شہدادی شریعت

نیز خاندان نوشاہیہ قادریہ کے شاعر باکمال حضرت نوشاہی صاحب سید

عبدالبہادی کو تعریفیں ذیل کی رباعی تحریر فرماتے ہیں

پیر عبدالبہادی سید کمال سرور بنلانے دوران باجمال

مرشد مختار اجل اول ولی - گفت نوشاہی شنائے فد الجلال

## عبدالقادر رحمۃ اللہ

پیر عبدالقادر میر جہاں نامیاں را ملتجاؤ ماوا کی خواں

راہنمائی عاشقان را بے خطر مستحق را ہم بگوید راز جاں

سید فیض اللہ نوری کے صاحبزادوں میں سید عبدالقادر زہد و

عبادت میں بلند مرتبہ اور ریافت و مجاہدہ میں بڑے قوی تھے اور اپنے

زمانہ کے بزرگوں میں بڑی اونچی شان رکھتے تھے۔ طریقت میں والد ماجد

کے ہی مرید سعید تھے۔ آپ کی وفات ۱۱۴۲ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار

دربار نوری میں ہے۔

## سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بھی سید فیض اللہ نوری کے بیٹے تھے۔ رات دن خدائے

میں مشغول رہتے تھے۔ ان کا کوئی دم یاد خدا سے خالی نہ جاتا تھا۔ بزاروں

طالبان حق ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے اور فیض ابدی حاصل کیا

اور مراتب علیا کو پہنچے، آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری میں ہوئی، آپ کا  
کامنزار و دربار نوری میں ہے۔

سید احمد ولی خوش فقاہ  
رحمت حق بر جہاں از ذات پیر  
مادی اکمل شریف اصفیا  
فانی فی اللہ اہل الفت دستگیر

## سخنی سید عبدالواسع رحمۃ اللہ علیہ

پیر عبدالواسع روشن چوماہ  
منبع جو و سخاوت علم و حلم  
ہست ہمارا درو عالم اں پناہ  
ہست مقبول خداوند عالی جاہ  
آپ بڑے پرہیزگار متقی و عابد تھے، دن رات آپ کو سوائے عبادت  
و ریافت کے کچھ کام نہ تھا، آپ ابھی بچے ہی تھے،  
کہ آپ کے والد بزرگوار سید فیض اللہ نوری کا انتقال ہو گیا۔ اس لئے خرقہ  
خلافت و ارشاد اپنے بڑے بھائی سید محمد ظریف صاحب سے حاصل  
کیا، اور اولیائے کاملین سے ہونے آپ سادات گیلانہ چک سادہ  
لاٹانی اور بے نظر تھے، آپ جیسا کمال ظاہری و باطنی کسی کو نصیب نہ ہوا  
آپ قطب وقت تھے جب کوئی حاجتمند در دولت پر حاضر ہوتا، خالی نہ جاتا  
آپ جو کچھ ارشاد فرماتے فوراً ظہور میں آتا ہے،  
آپ کے ولی اللہ ہونے کی خوش خبری آپ کی پیدائش سے پہلے سید  
الاقطاب حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے سید صالح محمد کو دی تھی  
عزرا اور مساکین کے لئے آپ کا لنگر عام تھا،  
جس میں ہر روز دس من گندم خرچ ہوتی تھی، سخی اتنے تھے۔

تھے کہ ہر روز جو کچھ آتا تھا، راہ خدا میں صرف کر دیتے تھے، ہر روز طالبان حق  
دور دراز مقامات سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے، آپ  
کی وفات ۱۱۶۲ھ ہجری میں ہوئی آپ کا منزار چک سادہ و دربار نوری میں ہے

## قطعہ تاریخ

دریاٹے کشف وکان کرامات مکین خود کر فیض او کفرتہ جہان عدم وجود  
 با درو و غم جو سال وصالش بخواستم آمدند از غییم قطب العظیم بود ۱۱۶۲  
 اور دربار کیلانی سادہ چک شریف حضرت سید واسع کے نام سے مشہور ہے

## سید ماہ محمد علیہ

در جہاں روشن محمد ماہ بود طالبش سیارگاں گردش نمود  
 عشق نوشامی بہ قلبش جلوہ کرد قدوہ کیلانیوں اکرم وجود  
 آپ مخزن برکات، صاحب کرامات سید فیض اللہ نوری کے فرزند، مرید اور خلیفہ  
 تھے دور دراز ممالک میں بھی آپ کے مرید تھے،

کرامت سب بزرگوں سے منقول ہے، کہ آپ شہر قندھار میں اپنے مریدوں  
 کے ہاں گئے، وہیں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے بھائی سید عبدالواسع نے  
 سنا تو وہاں گئے تاکہ آپ کی نعش کو واپس لائیں، وہاں کے لوگوں نے کہا کہ  
 ہم نعش کو واپس لے جانے نہیں دیں گے۔ کیونکہ آپ سے پہلے جب ہم قبرستان  
 میں مردے دفن کرتے تھے، تو مگر بگڑ بگڑ نکال کر لے جاتے تھے،

جب سے حضرت محمد ماہ یہاں مدفون ہوئے ہیں، ہم بچوں کی تکلیف  
 سے بچ گئے ہیں، اس پر سید عبدالواسع نے فرمایا کہ ہم ان کی نعش کو یہاں  
 سے دو تین میل دور دفن کرتے ہیں۔ دو ماہ تک دیکھیں گے، اگر اتنے  
 عرصے میں بچو نہ آئے تو لے جائیں گے، ورنہ یہیں دفن کر دیں گے،  
 چنانچہ بعد ازاں قبرستان میں کبھی بچو نہ آئے، اور آپ کی نعش  
 قندھار سے واپس لا کر نوری دربار میں دفن کی گئی، آپ کی وفات بارہویں  
 صدی ہجری میں ہوئی،



## سید عالم رحمۃ اللہ علیہ

پیر اسعد شاہ علیم اللہ پاک طالبانش از جہنم غیر پاک  
 زاہد و عابد خلیق و با حیا بود شیطان ہر دم از دوسے خوفناک  
 سید علیم اللہ اپنے والد بزرگوار سید عبد الواسع کے خلیفہ اعظم اور جانشین  
 تھے علم و عمل اور زہد و عبادت میں لاثانی تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح  
 ان کا فکر بھی جاری تھا۔ علامہ ہونے کے باوجود آپ کی طبیعت میں حدودِ رجبے  
 کی انکساری تھی، جب اپنا نام کہتے تو بچائے سید فقیر علیم اللہ کہتے، بڑے  
 بڑے علماء و فضلاء آپ کے مرید تھے، آپ ان سے مسائل کی کتابیں قلمی  
 لکھواتے تھے، جو اکثر مؤلف کے پاس موجود ہیں جن پر آپ کی مہریں لگی  
 ہوئی ہیں۔ اور یہ الفاظ کندہ ہیں،

فقیر علیم اللہ بن سید عبد الواسع

آپ حنفی المذہب چاریار کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے، قصیدہ غوثیہ  
 کا اکثر وظیفہ کیا کرتے تھے، آپ سے کئی لوگ مستفید بھی ہوئے، طریقت  
 میں تمام خاندان سادات، سارہ چک کے آپ پیر و مرشد ہیں، آپ کے  
 مرید مولوی عبدالرحمن پشاوری نے آپ کے لئے بہت سی کتابیں  
 علوم فقہ کی لکھیں جو کہ مؤلف کے پاس موجود ہیں۔  
 آپ کی وفات ۱۱۹۲ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار دربار نوری سارہ  
 چک میں ہے۔

## سید حاجی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار سید علیم اللہ شاہ کے تھے۔  
 آپ کی تمام عمر یاد الہی میں گذری، زہد و تقویٰ میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے۔

بزرگانِ دین کے بڑے معتقد تھے، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے بڑے ہمدرد اور خدمتگذار تھے، دولت مندوں کی مجلس میں بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

ہزاروں طالبانِ آپ کے ذریعے حاصل بحق ہوئے، آپ کی وفات ۱۲۲۵ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار نوری دربار ساہو چک میں ہے۔

## قطبہ تاریخ

جناب پیر حاجی شاہ سیّد  
فکر کرد جو شاہی چو از سال

سوئی جنت فرس چو راند چالاک  
بجائش گفت با توف بخشش پاک

سیّد معصوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نور زہرا و علی و دوستگیر

حضرت معصوم شاہ پیر کبیر

در طریق سالکان شد بے نظیر،

گشت در آفاق گنج معرفت

یہ بزرگ اپنے وقت میں امامِ طریقت اور مقتدائے حقیقت تھے

مرید اور خلیفہ اپنے والد بزرگوار سیّد علیم اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے،

زہد و عبادت اور کشف و کرامات میں یکتائے زمانہ تھے، تمام سادات اور

مشائخ آپ سے ادب و تعظیم سے پیش آئے تھے، آپ کے اوصافِ احاطہ

تکریر سے خارج ہیں، ہزاروں آدمی آپ کی نظرِ عنایت سے درجہ تکمیل

کو پہنچے،

کرامت: | موضع بن باجوہ میں ایک شخص رمضان شاہ نام آپ کا

مرید تھا۔ آپ اس سے ناراض ہو گئے اور اسے کوڑھ کی بیماری لگ گئی

اُس نے گاڑوں سے باہر ایک مسجد نبالی، اور اس میں رہتے لگا۔ آپ

پھر جب موضع بن باجوہ میں گئے تو وہ نہایت عاجزی سے ان کی خدمت

میں حاضر ہوا۔ آپ نے راضی ہو کر اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا تو وہ اسی وقت

تندرست ہو گیا۔ آپ کی وفات ۱۲۳۰ ہجری میں ہوئی۔

## قطعہ تاریخ

بزرگ و پستیوا معصوم شاہ پیر  
بکفتم فخرن برکات تاریخ  
بروضات جہاں شد نیک و زاہد  
ہمیکو، منظر اللہ واحد ۱۲۳۰ھ

## سید کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ربنمائے ماست سید کرم شاہ  
برگنہ گاراں رحیم و مہربان  
زیدہ اوتا و مرغوب اللہ  
شاہ شاہاں فقر مرتامن و نپاہ  
یہ بزرگ سادات عظام و مشائخ کرام بے بڑے پر سیزگار صاحب کمال گذرے  
ہیں۔ مرید و جانشین اپنے والد بزرگوار سید حاجی شاہ کے تھے، تمام عمر خدا  
پرستی ہدایت و ارشاد میں معروف رہے آپ کی وفات ۱۲۵۲ ہجری میں  
ہوئی، آپ کا مزار نوری دربار سادہ چک میں ہے۔

## قطعہ تاریخ

کرم شاہ سید عالی صفات  
کرم تفکر بہ سالِ وفات  
بخلا بریں رفت بانیک خو  
وہا لش و لم محنت ر ہو

## سید برہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید برہان شاہ عالی قدر  
غفہ باغ حسن اہل شرف  
نور چشم سید و والا شرف  
در زمانہ کان نوری و فقیر  
آپ فرزند اکبر جانشین اپنے پدر بزرگوار سید کرم شاہ کے تھے خرقہ  
خلانت بھی انہیں سے حاصل کیا۔ آپ بڑے صاحب متقی و مدلل اور



اور قبیلہ پرورتھے، آپ کو دنیاوی باتوں سے کمال نفرت تھی جس مجلس میں گلہ غیبت یا دنیاوی باتوں کا شغل ہوتا آپ وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے تھیں اور مسافروں کے بہت خدمت گزار تھے، مسجد نوری ساہو چک شریف کا برآمدہ آپ کی نگرانی میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کی عمارت بہت خوشنما ہے، آپ کی وفات ۱۲۶۷ ہجری میں ہوئی، آپ کا مزار دربار نوری ساہو چک میں ہے۔

## قطعہ تاریخ

دست از دنیائے فانی سید عالی تبار  
دست در دمان احمد واد وقت واپسین  
بالتیفس برمان دین بود و محب چارپار  
لفظ سیمہات از لب ہر خاص و عام کہند نام

## سید جعفر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پیر جعفر شاہ سید راہنما  
منزل فقرائی را عالم کمال  
عاشقان را ناوی راہ ہدا  
عشق حق را یافت مومنوع جمال  
بزرگ سید کرم شاہ گیلانی کے دوسرے فرزند، مرید اور خلیفہ تھے بڑے نیک خدا پرست اور اللہ اللہ کرنے والے تھے، آپ کی وفات ۱۳۶۲ ہجری میں ہوئی،

## قطعہ تاریخ

حضرت جناب جعفر سید معظم  
از دل چو سال خوش جسمہ  
در جنت مقدس سرور گشت اعلیٰ  
دو زحمت خدا گو بر روح پیر والا  
۱۳۶۲



## سید شرف شاہ رحمۃ اللہ علیہ

شرف شاہ سید امیر عابدان  
شائق عرفان نور مختمین  
پاک طینت سرور صاحب دِلان  
رہبرِ کامل جمیل مقبلاں  
آپ بڑے بزرگ خدایار عابد زابد سید بہمان شاہ گیلانی کے فرزند  
اکبر اور مرید تھے، سخاوت میں شہرہ آفاق مسافروں کی خدمت کیا کرتے  
تھے، اگر گھر میں روٹیاں نہ ہوتیں تو تندور پر جا کر جیتی روٹیوں کی ضرورت  
ہوتی لے آتے، سیف زبان تھے جو کچھ منہ سے فرماتے وہی کچھ ہو جاتا، روزاً  
بلاناغہ پھیلی رات کو اٹھ کر غسل کر کے سورہ منزل باوازین تلاوت کیا کرتے تھے  
کرامت | ایک دن چند مسافر مسجد میں آگئے تو آپ ان کے لئے بہران  
ماچھن کے تور پر روٹیاں لینے گئے، دیکھا کہ وہ رو رہی تھی، اس نے عرض  
کیا شاہ صاحب میرا ایک ہی لڑکا تھا، یہی آج فوت ہو گیا ہے، میں نے  
آج تور گرم نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جتنے جوڑے روٹیاں لے آ، اتنے  
جوڑے پترے جا، وہ تین جوڑے روٹیاں لے آئی، کہتے ہیں اس کے  
ہاں چھ لڑکے پیدا ہوئے، اور سب جوڑا جوڑا۔ ان میں سے دو بیٹے  
تو حال زندہ ہیں،

کرامت | ایک بار آپ گھوڑی پر سوار تھے، اور دریا سے گزرنا تھا،  
جب تین پرگے تو ملاح کشتی پار لے جا رہے تھے، آپ نے ہر چند ان کو  
بلا یا، لیکن انہوں نے کہا کہ اب شام کا وقت ہم کشتی واپس نہیں لاسکتے  
کہ آپ نے گھوڑی دریائیں ڈال دی اور پانی پیر سے اس طرح ہونے لگا کہ  
جس طرح ٹھکی پر چلتے، یہ کرامت دیکھ کر سب ملاح قد مبوس ہوئے۔  
آپ کے دو بیٹے نفع شاہ و امام شاہ تھے، اور کالو گوہر آپ کا مرید تھا،  
اس کی اولاد اب تک ان کا عرس کرتی ہے، آپ کی وفات ۱۲۹۸ ہجری

میں ہوئی مزار نوری دربار سادہ چمک میں ہے  
 شاہ سید بزرگ خصال - رفت سوئے جناب امام زماں  
 چیت سال امام مشاقتاں زبدۃ العاشقین پاکش خواں  
 ۱۲۹۸

## سید شاہ جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مقتدائے ماجناب شاہ جلال بانواؤ باصفائا کمال  
 قاری قرآن و شب بیدانیک در شریعت بوہیر با جمال  
 آپ چراغ خاندان سیادت اور مظہر انوار شریعت و طریقت  
 تھے۔ آپ نے پہلے تو اپنے والد بزرگوار حضرت سید برہاں شاہ گیلانی  
 کی بیعت ہو کر فرقہ خلافت حاصل کیا پھر حضرت شیخ محمد بخش معمار  
 گجراتی کی خدمت میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کی، شیخ محمد بخش صاحب  
 خوارق و کرامات تھے، اور اس زمانے میں شہرہ آفاق تھے، پھر بارہ  
 سال تک قطب الافطاب مذوم سید علی بجوری المعروف داتا گنج بخش  
 لاہوری کے دربار عالی پر نوکری دی، اور کسی شخص کو نہ بتایا کہ میں  
 سید ہوں،

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے آپ کو خاص  
 نسبت تھی، صد ہا مرتبہ خواب اور بیداری میں شرف زیارت سے  
 مشرف ہوئے تھے، جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو روضہ مظہر  
 داتا صاحب کے حضور میں عرض کرتے تو فوراً منظور ہو جاتی، دربار  
 شریف کے سامنے جو ڈیوڑھی ہوا کرتی تھی وہ آپ نے ہی بیعت  
 فقیر شیخ محمد بخش صاحب تیار کی تھی، جو کہ بہت اعلیٰ قابل دید عمارت  
 تھی، جب حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ تعمیر ہوا تو آپ  
 خادموں کی طرح کام کرتے رہے، آپ نے فقیر صاحب کی ہمراہی



میں متعدد بزرگوں کے مزارات تعمیر کئے، حضرت زبیرہ الاقطاب  
 نوشہہ گینگ بخش کا موجودہ روضہ شریف آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے،  
 آپ فرماتے تھے کہ ہم جس دن آنحضرت قدس سرہ کے روضہ اطہر کی  
 ڈاٹ بنا رہے تھے، تو ایک مجذوبانہ اطوار، بارعب اندر داخل ہوا،  
 تو روضہ مبارک کا نپنے لگا، ہم کام چھوڑ کر گڑ سے نیچے اتر آئے جب وہ  
 فقیر روضہ سے باہر نکلا تو میں اس کے پیچھے روانہ ہوا وہ کہنے لگا۔ جاؤ کام کرو  
 مجھ سے کیا لیتے ہو، یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا، غالباً وہ آنحضرت نوشہہ صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ خود ہی ہوں گے،

سچیا صاحب کے فیض ملنا | آپ فرماتے تھے کہ جب نوشہہ شریف  
 کو دریا نے گرایا تو ہم سچیا صاحب کی  
 زیارت کے لئے گئے جب اسی مکان کے باہر دروازے پر پہنچے جہاں  
 صندوق رکھے تھے تو دل میں خیال آیا کہ فقیر کی ہڈیوں کا کیا دیکھنا ہے،  
 یہ خیال کرتے ہی واپس چلے آئے، رات کو سچیا صاحب کی زیارت ہوئی  
 تو آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور میرے دل پر پھونک مار کر فرمایا کہ  
 میاں فقیر کی ہڈیوں کا کیا دیکھنا ہوتا ہے، حقیقت میں فقیر کی یہی  
 زیارت ہوتی ہے اسی وقت ہمارا قلب جاری ہو گیا۔

مولوی غلام رسول صاحب سے ملاقات، | آپ ایک بار مولوی  
 غلام رسول صاحب  
 سکنہ قلعہ چہاں سنگھ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے تو جمعہ کے دن  
 آنا تھا، حضرت شاہ جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جمعہ کو کہاں  
 کہاں لئے پھرتا، مولوی صاحب نے آنے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ مجھے نماز ادا  
 کرنا سیکھا دیکھیے،

انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنا تو ابھی تک مجھے بھی نہیں آتا۔

حضرت شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اس کے بعد نماز میں بہت لذت آتی رہی۔

**مولوی غلام قادر بھیروی سے گفتگو** | حضرت داماد صاحب کے  
روضہ و نور کے پاس سنگ

سر کا چشمہ بنا ہوا ہے، ایک دن آپ اس چشمہ سے پانی پی رہے تھے۔ اور پانی کو آنکھوں پر بھی لگا رہے تھے، مولوی غلام قادر صاحب بھیروی خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور پاس کھڑے تھے، انہوں نے کہا، شاہ صاحب کیا کر رہے ہو، مولوی صاحب خاموش ہو گئے، اپنے فرمایا اس بانہ سے دل اور آنکھیں روشن کرنا ہوں۔

**ایک وہابی سے مکالمہ** | سبز رنگ کا خلعت سر پر باندھا ہوا تھا، ایک

وہابی دیکھ کر کہنے لگا، کہ مردوں کو رنگ دار کپڑا پہننا جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ طالب الدینا مؤنث و طالب العقبیٰ امحنت و طالب النملیٰ مذکر۔ ترجمہ:- دنیا کے طالب عورتیں ہیں۔ اور عقبے کے طالب محنت اور اللہ کے طالب مرد ہیں۔ تو پھر خیال کیجئے کہ آپ میں اور مجھ میں مردوں والی بات کونسی ہے، تو جب ہم عورتیں ہی ہیں، تو رنگ دار کپڑے پہننے میں کیا قباحت ہے۔ یہ سنکر وہ لاجواب ہو گئے۔

**نماز جمعہ کے متعلق نکتہ** | ایک مرتبہ آپ ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے، ایک مولوی صاحب بھی

گاڑی میں سوار تھے، آپ نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں، مولوی صاحب نے جواب دیا کہ دیہات میں جمعہ ادا کرنے کی ممانعت کے متعلق اشتہار چھپوانے جا رہا ہوں، مولوی صاحب نے آپ سے پوچھا لیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں، تو آپ نے کہا کہ میں بھی اشتہار

تائب ہوا اور منت سماجت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میاں! آنکھیں  
فساد کرتی نہیں تو اندھا ہی اچھا ہے، ماں البتہ تیری دعا سے لوگوں کو اولاد  
بہت ہوا کرے گی،

**کرامت کرم بخش کہتا تھا، مجھ پر قتل کا مقدمہ بن گیا۔ میں نے آپ**  
کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ آپ سحری کے وقت مجھے دربارِ حضرت  
داتا گنج بخشؒ میں لے گئے، روضہ کے دروازہ پر دائیں طرف آپ کھڑے  
ہوئے اور بائیں طرف مجھے کھڑا کیا۔ مجھے اُونکھ اُنکھی کیا دیکھتا ہوں کہ کچری  
لگی ہوئی ہے، میرا مقدمہ پیش ہے اور مجھے باعزت بری کرنے کا حکم ہو گیا ہے  
شاہ صاحب نے مجھے جگایا تو صبح کا وقت تھا، آٹھ دن کے بعد تاریخ پر  
حاضر ہوا تو صاف بری ہو گیا۔ اس کے بعد میں حضور کا مرید ہو گیا۔

کرم بخش نے حضور کی جناب میں ایک مناجات لکھی ہے جس کا ایک  
بند تبرکاً "مندرجہ ذیل ہے، ساری مناجات کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں

## مناجات

اے ہمارے پیشوا اور رہنما و مقتدا  
شب چراغ بحر عرفان فوز آل مصطفیٰ  
لعل ہو خیر النساء کے گل زباغ مرتضیٰ  
آپ کے در پر میں سائل سب امیر و ہم گدا  
وہ مجھے دیدار اپنا کبریا کے واسطے  
مخزن علم لدنی مہبط نورِ خدا  
واقف میسر الہی راہبر راہِ خدا  
سید عالی نسب ہو برگزیدہ اولیاء  
میں بھی اک در یوزہ گر ہوں شیعے میری التجا  
لو خیر سید جلال الدین خدا کے واسطے  
آپ فرمایا کرتے تھے، کہ زندگی میں اولیاء اللہ کی تلوار میان میں ہوتی ہے۔  
مرد مرنے کے بعد برہنہ، نیز وہ فرمایا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد اولیاء اللہ کی  
تبریں زندہ ہوتی ہیں، چک ساوہ میں آپ کا ایک مرید تھا، اس نے کہا یا معزز  
میں بہت ہو گیا ہے۔ فرمایا تو خدا کا قرض ادا کر خدا تیرا قرض ادا کرے گا۔



چھپوانے ہی جا رہا ہوں کہ اس ملک میں کافر حکومت کی وجہ سے غارت پڑھنا جائز نہیں، اس طرز پر یہ جواب سے وہ مولوی صاحب بہت شرمسار ہوا، پھر آپ نے فرمایا کہ میاں لوگوں کے جمعہ پڑھنے سے تیرا کیا نقصان ہے۔

ایک ملحد کو مسکت جواب دینا | ایک بار آپ کسی گاؤں کے پاس سے گزرے، کیا دیکھتے ہیں کہ کئی

ریہات باوجود رمضان شریف عین دن کے وقت اعلا فی حقہ نوشی کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کو حقہ نوشی سے منع فرمایا اور کہا کہ تم اس طرح سب کے سامنے یہ حرکت کیوں کر رہے ہو، ان کے سامنے یہ حرکت کیوں کر رہے ہو، ان کے امام مسجد نے برہستہ یہ مصرع پڑھا

خدا سے اگر نہیں چوری تو پھر بندے سے کیا چوری۔

آپ نے فرمایا خدا کے بندے تم تو ان کے پیش امام ہو، دیکھو آپ کی بیوی آپ پر حلال بھی ہے، سجلا یہاں لا کر اس سے صحبت کرو، وہ لڑے جواب ہو گیا۔

مقام عبرت | ایک دن آپ ایک گاؤں کے قریب سے گزرے وہاں ایک جعلی سید جو کہ پیر بنا ہوا تھا، لوگ اُسے

بری طرح پیٹ رہے تھے، اُس کی پٹائی دیکھ کر آپ توبہ توبہ کرنے لگے لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص ایک گھڑی بھر کے لئے سید بنا تو اس کا یہ حال ہوا۔ ہم لوگ جو جہی لپٹی سید ہیں خبر نہیں ہمارا کیا حال ہوگا۔

کوہرست | آپ کا ایک مرید میاں عالم ایک عورت کے حُسن پر فریضہ ہو گیا۔ آپ نے اسے منع فرمایا کہ میاں یہ فقروں کے کام نہیں جو تم کر رہے ہو، وہ باز نہ آیا، رات کو سویا تو بینا تھا، اٹھا تو اندھا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا۔ آپ کے حضور میں حاضر ہو کر

موضع بہا نوالہ میں وہاں فریقے کی تعداد بہت ہو گئی، لوگوں نے عرض کیا کہ یا  
حضرت کوئی حنفی عالم منگوا کر وہاں بیوں سے مناظرہ کروائیں، آپ نے بجائے  
مناظرہ کے مسجد میں یہ شعر لکھوا دیا۔

عرفی تو منیدیش نہ عنوغائے رقبیاں  
آواز سگان کہ نکند رزق گدارا

آپ کے خادم کے ہاں جب کوئی لڑکا تولد ہوتا تو آپ اس کا نام  
بزرگوں کی غلامی سے منسوب کر دیتے، مثلاً غلام نبی، غلام حسن، غلام حسین  
غلام حیدر، غلام محمدانی وغیرہ چنانچہ آپ نے اپنے صاحبزادہ کا نام غلام  
محی الدین رکھا، آپ کی وفات بروز اتوار ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۱۳ ہجری کو ہوئی،  
مزار ساہو چک درہلہ نوری میں ہے،

قطعہ تاریخ از حضرت

نوشاہی مدظلہ العالی

حجتاً حضرت جناب شاہ جلال  
آل پاک غوث اعظم پاک رو پاک خو  
در جناب با رعیب و عزت و خل است  
قدوة الفقراء و امیر کامل است  
۱۳۱۳

سید فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پیر پیراں بو سید فضل شاہ،  
بیش پیر تاثیر بود آن مرد پاک  
عامی دین متین و قبلہ گاہ  
فیض او ظاہر بعالم شریعہ  
آپ سادات کرام گیلانہ میں بڑے فیض رساں راست گو نفع الناس  
ہوئے ہیں۔ آپ کی عادت مبارک سبھی کہ حاجتمندوں کو تکلیف کے وقت  
قرض دیدیتے، نیز ماہ ہاڑ میں غلہ خرید لیتے۔ اور موسم سرما میں غریبوں کو  
تنگی کے وقت اوصار گندم دے دیتے، اکثر لوگ بیاہ شادی کے موقع  
پر امداد حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے تو آپ ان کو ضرور قرض دیدیتے

تھے اور سنگدل امیر لوگوں کی طرح مقروض کو تنگ نہیں کرتے تھے اور بعض غریبوں کو تو معاف بھی کر دیتے تھے، ہر کسی کو سچ سنا دیتے تھے، بڑے خدا سے ڈرنے والے مسافروں کے خدمتگذار اور صاحب درو تھے مولف رسالہ ہذا فقیر محمد معصوم عفی عنہ کے والد بزرگوار تھے آپ کی ذات ستودہ صفات پر خاندان گیلانیہ کو بجا طور پر فخر تھا، آپ کی وفات ۱۳۲۳ ہجری میں ہوئی، مزار گوہر بار دربار نوری سادہ چٹک میں ہے۔

## قطعہ تاریخ وصال

رونق افزو در بہشت کمال  
صاحب بختیا گنتم سال

بہر وصال ربّ ذوالجلال  
از وفات امیر اشرفان

## سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ، فرزند ولید سید شاہ جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے مرید اور خلیفہ بھی انہی کے تھے، بہت خوش خلق اور محب الفقراء تھے، بے انتہا مودت تھے، اپنے والد بزرگوار کے برابر کبھی نہیں بیٹھے تھے کسی امر میں ان کی نافرمانی نہیں کرتے تھے، اور رزق حلال حاصل کرنے کے لئے خود کاشتکاری کرتے تھے۔

آپ کی وفات ۱۳۲۱ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار بہانوار ضلع سیالکوٹ میں ہے، ان کی مدح میں نوشاہی صاحب نے یہ قطعہ تحریر فرمایا ہے۔  
پیشوائے ماسید غلام محی الدین  
عاشق و رشیدائے دین جبرپاک  
سید شتاق پیر کا ملین  
معدن فیض و عین صدیق دین



عرس مبارک آپ کا ہر سال ماہ چیت کی نو تاریخ کو بجا نوالہ میں منعقد ہوتا ہے،

## قطعہ تاریخ وصال

سید گیلانیاں شاہ محی دین، رفت بہ فردوس بعد آب و تاب  
دل چو برا نیکیخت ز دنیاے دوں گشت سنش بخت مبارک جناب  
نوٹ: حضرت سید صالح محمد گیلانی کی اولاد و امجاد کا ذکر خیر ختم ہوا

## باب دوم

دوسرے باب میں حضرت سید صالح محمد گیلانی کے فقراء اور مریدین کے حالات درج ہیں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے ہیں۔

## مولانا فخر الدین المعروف شیخ پکھو

شیخ فخر الدین فخر معرفت درویش عرفان و اعلیٰ مرتبت  
مردمان عہد ازوے فیض جو رحمت حق باو بر عالی صفت  
آپ سلسلہ قادریہ نوریہ میں حضرت سید صالح محمد گیلانی نوری  
کے مرید اور خلیفہ تھے کوٹلی باوریاں ضلع سیالکوٹ میں تولد ہوئے  
قبضہ سو بدرہ میں علم حاصل کیا۔ ظاہر و باطنی علوم میں دسترس کامل  
تھی، پیر روشن ضمیر کے بڑے خدمتگار اور جان نثار تھے، موصنع کالیکی  
میں برکنار دریاے چناب سکونت اختیار کی۔

کرامت | منقول ہے کہ آپ روزانہ دریا سے پایاب گذر جاتے، ایک دن ایک شخص ہمراہ روانہ ہوا۔ آپ نے فرمایا ہمارے

سچے شیخ پکھو اللہ رکھو کہتا چلا آ۔ وہ شخص جب دریا عین درمیان پہنچ گیا تو اس کو خیال آیا کہ پہلے اللہ کا نام لینا چاہیے، تو اس نے پہلے اللہ رکھو کہا، اسی وقت غوطے کھانے لگا، آپ نے دیکھ کر فرمایا تو پہلے شیخ پکھو تک تو پہنچ پھر اللہ رکھو کہنا۔ چنانچہ پھر وہ اسی طرح کہتا ہوا یہ سلامت پار جا لگا، زمانہ حال میں بھی کئی لوگ آپ کا نام لے کر تیرتے ہوئے دریا میں سے گزر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عرق ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

**کرامت** | موضع کالیکی کو درود فود دریا غرق کر چکا ہے، شیخ پکھو کو سہی تیری جگہ دفن کیا گیا ہے، مؤلف کتاب ہذا سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جب ہم نے آپ کی قبر کو پاؤں کی طرف سے کھولا تو عطر سے بھی بڑھ کر خوشبو آئی، آپ کا وفات گیا رہیں صدی ہجری میں ہوئی، آپ کا مزار موضع کالیکی میں ہے۔

## قطعہ تاریخ

جناب شیخ فخر الدین زاہد  
 زرنواں چول پور سیدم زحالش  
 بدیناودین عزت یافت اعلیٰ  
 بخت گفت فخر الدین حق  
**قاضی القضاة مولانا مولوی محمد اکرم غنیمت کنجاہی**  
 شیخ مولانا غنیمت قادری  
 یافت از نوشتہ مراتب نوشہی  
 عاشق شاہ غوث اعظم درخفی  
 آپ سید السادات جامع البرکات حضرت سید صالح محمد گیلانی کے اعظم  
 مریدان و خلفاء سے تھے، آپ علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں شان عظیم  
 رکھتے تھے، شاعر ایسے تھے کہ آج تک خطہ پنجاب میں آپ جیسا بلند پایہ

کوئی شاعر نہیں گذرا۔ بزرگانِ دین کے معتقد اور پیر کے بدرجہ کمال عاشق تھے، آپ کے مرید ہونے کا ذکر اس طرح منقول ہے کہ آپ پر افلاسی کا دور دورہ تھا، حضرت سید صالح محمدؒ کا شہرہ سنکر دعائے خیر کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے مجلس میں شاہ صاحب اُس وقت ایک جگہ کے تربوزوں کا ذکر کر رہے تھے، کہ فلاں جگہ کے تربوز بہت ہی میٹھے ہوتے ہیں عنینت کتجا ہی اٹھے پاؤں اسی گاؤں سے تربوز خرید لائے اور حضور میں نذر کئے، بیعت ہوئے اور اپنی عزیز بی کا بھی اظہار کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے خوشی ہو کر پانچ کوڑیاں آپ کو عنایت کیں، آپ لیکر واپس ہوئے، تو روازے میں ایک فقیر بیٹھا تھا، اس نے پوچھا شاہ صاحب نے تجھے کیا دیا ہے، آپ نے وہ پانچ کوڑیاں دکھائیں فقیر نے چار کوڑیاں لے کر کوئیں میں پھینک دیں اور فرمایا کہ شاہ صاحب نے تجھے پانچ مالک کا قاضی بنا دیا ہے، تجھے ایک ہی ملک کافی ہے چنانچہ انہیں آیام میں شہنشاہ غازی اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مسئلہ درپیش ہوا جس کے جواب سے تمام علماء ہندوستان عاجز آگئے آخر بادشاہ نے مولانا عنینت کا شہرہ سنکر وہ مسئلہ آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فی الفور حل کر دیا۔ اسی دن سے بادشاہ نے آپ کو منصب قاضی القضاة پر مشرف فرمایا، اور لکھ دیا کہ مولانا عنینت کا فتویٰ میرے تمام ملک میں مقبول ہے،

آپ کا کوئی لڑکا نہیں تھا، مگر آپ کی یادگار شوی نیرنگ عشق بہت ہی مقبول ہے اور دیوان عنینت و خطبات عنینت بھی زمانہ حاضرہ میں موجود ہیں اور پسند کئے جاتے ہیں۔

آپ کے بھائی کا ایک لڑکا مہد ماہ صداقت کا فیصل متجر تھا، وہ آپ ہی کا شاگرد تھا، اس کی تصنیف کردہ ایک کتاب ثواقب المناقب فارسی

زبان بے بدل ہے۔

مؤلف رسالہ ہذا فقیر محمد معصوم عفی عنہ نے صاحبزادہ شریف احمد خلف الرشید مولانا شاہ غلام مصطفیٰ صاحب، مدظلہ، سجادہ نشین درگاہ زیدۃ العارفین حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ کے پاس دیکھی ہے جو فصاحت و بلاغت میں لاثانی ہے، ثواقب المناقب میں مولانا عنینت کا سال وفات بھی نہایت عمدہ طور پر درج کیا ہے، آپ کے مزار پر بیری کا ایک درخت ہے کند فہم لوگ اس بیری کے پتے کھا کر تیز فہم ہو جاتے ہیں۔

## قطعہ تاریخ وصال

عنینت شاعر کامل بہشتی  
بلقفا خوف نوشاہی وصالش  
جیاد و خلم دی رالس رفیق است  
محمد اکرم زاہد خلیفے است

## خواجہ محمد یونس رحمۃ اللہ علیہ

محمد یونس اہل کرامات  
عزیز عارفان اندر زمانہ  
امیر مخلصان اعلیٰ بدرجات  
محب عارفان ارفع مقامانی  
آپ حضرت سید صالح محمد گیلانی کے ارجمند خلفاء سے تھے، قوم لوہار صاحب زبند و ریاضت خوارق و کرامات تھے آپ نے ایک بار اپنی سواک زمین میں گاڑ دی تو وہ اسی وقت سرسبز ہو گئی، اور جنت کا درخت نمودار ہو گا آپ کی اولاد میں سے میاں محمد الدین نے کلزار محمد یونس نام ایک رسالہ تالیف کر کے چھپوایا۔ آپ کا مزار موضع سوہیا نوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

حضرت بابا گلو شاہ رحمۃ اللہ علیہ



یہ بزرگ اپنے زمانہ میں بڑے کامل درویش ہوئے ہیں، آپ حضرت سید معصوم شاہ بن سید علیم اللہ شاہ کے مرید اور خلیفہ تھے، سائنس اور فلسفہ کی خدمت میں گزارنی، مؤدب اتنے تھے کہ سادہ چک کی زمین پر بول و براز نہیں کرتے تھے،

ایک بار حضرت سید معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
واقعہ بیعت | مریدوں کے گھروں میں تشریف لے جانے کے لئے گھوڑی

پر سوار جا رہے تھے، کہ موضع رچھاڑہ کے قریب بارش نے آیا۔ آپ گھوڑی سمیت ایک مکان میں جا داخل ہوئے وہاں گلو نام ایک جلا نا اپنی کھڈی پر کپڑا بن رہا تھا، اسی نے شاہ صاحب کو وہاں سے نکال دیا آپ نے فرمایا کہ میں موضع بن باجوہ میں جا رہا ہوں اگر تمہیں ملنے کی ضرورت پڑ جائے تو وہاں آجانا، میں سید معصوم شاہ ہوں، آپ نے جاتی دفعہ کچھ ایسی نظر کی کہ گلو کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ تمام کاروبار چھوڑ کر بن باجوہ گیا اور معافی طلب کی۔ اور مرید ہو گیا۔

شاہ صاحب نے اپنی ایک بی نگاہ سے مقصد پورا کر دیا۔ اور اسے گلو گلو جلا نا سے گلو شاہ بنا دیا اور وہ تمام عمر خدمت میں رہا۔

ایک دن حضرت سید معصوم  
بابا گلو شاہ کا کوہستان تک جانا | شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے

گلو شاہ صاحب کو دو پیسے دیئے اور کہا: گلو شاہ جانک لا نگر سستالانا آپ وکانداروں سے پوچھتے پوچھتے کون میانی المعروف کوہستان کھیوڑے جا پہنچے وہاں کارندوں سے دو پیسے کا تک طلب کیا۔ اور کہا ذرا سستا دینا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم آئے کہاں سے ہو گلو شاہ نے کہا کہ میں موضع چک سادہ متصل کجرات شہر سے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا بابا تم جتنا بھی اٹھا سکتے ہو لے جاؤ اور پیسے بھی اپنے پاس ہی رکھو۔ آپ تک کا ایک

بڑا سانک کا کھٹہ یعنی ڈھیلا اٹھالیا اور کئی ماہ بعد ساوہ چک پہنچ گئے، حضرت معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا گلو! تو کہاں چلا گیا تھا؟ بابا گلو شاہ نے لون ریانی جانیکا ماجرا بیان کیا۔ تو حضرت شاہ صاحب بہت ہی خوش ہوئے، اور اُسے فیض سے مالا مال کر دیا، اب وہ گلو جلاہ سے گلو شاہ بن چکا تھا۔

**کراچی جانا،** ایک بار آپ حضرت معصوم شاہ صاحب کے ساتھ سفر کر رہے تھے، موضع کوریکی میں رات اگئی اس

گاؤں کے لوگوں نے خدمت مسافرین کا کوئی حق ادا نہ کیا، فجر کے وقت جب آپ مع گلو شاہ پھر سفر پر جانے لگے تو دیکھا کہ ایک گلی میں کچھ بیچڑے کسی کے گھر کے سامنے ناچ رہے تھے، اور کہہ رہے کہ چینا چھڑ رہے ہیں، گلو شاہ بھی شاہ صاحب سے اجازت لیکر چینا چھڑنے لگے اور بیچڑوں کے ساتھ زمین پر پاؤں مارتے جاتے تھے، اور کہتے جاتے تھے۔ کہ چینا اناج چھڑیدا، یعنی چینا اس طرح چھڑا جاتا ہے۔

اس پر سارے گاؤں کے مکانات تہ و بالا ہونے لگے، دیواریں ایسے کانپنے لگیں جیسے زلزلہ آ رہا ہو، وہاں کے سب لوگ گھبرا کر حضرت شاہ صاحب کے قدموں میں آگرے۔ اور معافی طلب کی۔ گلو شاہ کہنے لگے کہ ابھی کوئی ونڈ باقی ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب سب چاول صاف ہو گئے ہیں، بس کرو،

**تبرک حاصل کرنا** ایک بار گرمی کے موسم میں بابا گلو شاہ حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ جا رہے تھے آپ نے

اپنا جوتوں کا جوڑا اسے دے دیا، کہ تم ننگے پاؤں ہو اسے پہن لو، بابا بابا گلو شاہ نے اپنے پیر کا جوڑا اپنے سر پر رکھ لیا۔ اور ساری عمر اس جوڑے کی تعظیم کرتے رہے اور وفات کے وقت وصیت کی کہ میرے

پیر کے جوڑے کو میرے سینہ پر رکھ دینا۔ لوگوں نے ادب کی وجہ سے سینہ پر تو نہ رکھا البتہ تابوت میں میت کے پہلو میں رکھ دیا، جب رکھ چکے تو ان کا ایک مرید آگیا اس نے زیارت کی خواہش کی جب تابوت کھولا تو جوڑا پاپوش کا بابا گلو شاہ کے سینے پر تھا،

بزرگوں سے منقول ہے کہ جب سید معصوم شاہ کا وصال ہوا تو ان کے بعد ان کے دو پتے بوٹے شاہ جایداو کے وارث بنے۔ کیونکہ شاہ صاحب کی کوئی نرینہ اولاد بوقت وفات نہ تھی،

مائی صاحبہ نے گلو شاہ کو کہا کہ بوٹے شاہ کو اپنا مرید بنا لو۔ آپ نے انکار کیا۔ اس پر مائی صاحبہ نے بابا گلو شاہ کو ایک کمرے میں بند کر دیا۔ اور کہا کہ جب تک بوٹے شاہ کو مرید نہیں بناؤ گے، اسی کمرے میں بند رہو گے آخر مجبور ہو کر آپ نے بوٹے شاہ ولد سید کرم شاہ کو اپنا مرید بنا لیا، بیعت لے لی، تب جا کر مائی صاحبہ نے بابا گلو شاہ کو کمرے سے باہر نکلنے کی اجازت دی،

راقمہ الحروف کو آپ کے کافی حالات یاد ہیں مگر اس مختصر رسالہ میں ان کے اندراج کی گنجائش نہیں۔ آپ کی وفات ۱۲۳۵ھ میں ہوئی آپ کا مزار موضع گوریکی ضلع سیالکوٹ میں ہے،

ہر سال تبلیغ ویسی مہینہ ساون کی سترہ تاریخ کو بڑا بھاری میلہ درگاہ بابا گلو شاہ میں لگتا ہے، جو دس دن تک رہتا ہے،

## قطعہ تاریخ

مرحبا گفٹ غلاما ش علی  
گفت بالف عمدہ الفقرا و شدی

۱۲۳۵

شیخ گلو شاہ درجنت برفت  
سال وصل شیخ چوں جسم ز ملک

## حضرت ماہن شاہ صاحب

ماہن شاہ شیخ جہاں ممتاز بود۔ روز و شب درباد حق اندر سجود  
 گردا و فقرا چوں سیارگان - مابتاب در سیارگان جلوہ نمود  
 آپ بھی حضرت سید معصوم شاہ گیلانی کے خلفا دہلی سے تھے، بڑے  
 عابد اور خدا پرست بزرگ تھے، منقول ہے، کہ وفات کے بارہ سال بعد اپنے  
 کئی مریدوں کو خواب میں اشارہ کیا۔ کہ میری قبر کھولو۔ لیکن ادب کی وجہ سے  
 کوئی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ کی لڑکی سلطان بی بی نے قبر کو کھود کر  
 دیکھا تو ایک درخت بڑھ کی جڑ صندوق کو پھاڑ کر سینے پر جا پہنچی  
 ہے۔ جسم اظہر ایسے ہی تھا، جیسے ابھی دفن ہوئے ہیں، آپ کو پھر غسل دیا  
 گیا۔ اور دوبارہ جنازہ پڑھایا گیا اور نئے تابوت میں رکھ کر دفن کر دیا گیا  
 آپ کی وفات ۱۲۴۳ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد سے بنجار سے  
 تریگ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اب تک اسی گاؤں میں ریتے ہیں۔

## قطعہ تاریخ

نیک طینت شیخ کامل ماہن شاہ رفت در باغ عدن عالی بم  
 از وصالش جست نوشاہی چو سال شد پریشیاں گفت ہائف یار عمر

## شیخ حاجی شاہ درزی

شیخ حاجی شاہ شریف صادق عاشق رحمان عابد جاوواں  
 منبع وجد و لقا تاثیر و شوق سرور اہل ولایت بیگان  
 یہ بزرگ قوم خلیفہ درزی، سے تھے، اور جناب سید معصوم  
 کے خلفا دہلی سے صاحب برکت اور مشہور زمانہ تھے،



آپ کی وفات کے متعلق صحیح تاریخ کہیں سے دستیاب نہیں ہوئی  
آپ کا مزار موضع شادی مٹہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

## قطعہ تاریخ

شیخ حاجی بزرگ از دنیا  
چول زر ضواں بنواستم تاریخ  
کو تفریق یافت شوق حق  
مسکنش گفت باغ عدن حق  
۱۲۳۵

## شیخ محمد امین و محمد صدیق لاہوری

مذکورہ بالا دونوں بھائی بڑے محب الفقراء اور صادق الیقین تھے  
جناب سید جلال گیلانی کے مرید تھے، حضرت داتا گنج بخش اور اپنے  
پیران عظام کے عاشق و شہید تھے، دونوں بھائیوں کی قبریں حضرت  
داتا صاحب کے دربار میں ہیں،

## تاریخ وفات

عاشق حق شیخ محمد امین	حلقہ بگوش ہمد اہل یقین
مرید خاص شہ سید جلال	خادم آل یوسف مصر جمال
سرمد کن خاک در گنج بخش	بہرہ وراز لعل و زر گنج بخش
بست ازیں منزل وارفا	ہم ز قضا رفت بدار لبقا
بر در فردوس رقم شد چین	ایک رضوان ز محمد امین

## قطعہ تاریخ

فروع اُیتمہ ویں محمد صدیق  
بسیر ذہ چہل و ہفت سن بھری  
کہ بود خاک در سید جلال الدین  
رواں شد بر ربیع اولین بخلد بریں

## مائی اللہ رکھی لاہوری

یہ بی بی آرائیں قوم سے صاحب کمال تھی، حضرت سید جلال گیلانی کی مریدنی تھی، ایک بار شاہ صاحب کی خدمت میں ایک قاعدہ پڑھنے کے لئے لے کر آئی اور عرض کیا کہ مجھے سبق پڑھاویجئے، آپ نے فرمایا پڑھا الف، جب الف پڑھا تو حالت دگرگوں ہو گئی مجذوبانہ حالت میں بازاروں میں گشت کرتی رہتی تھی، جو کچھ زبان سے فرماتی تھی وہی ہو جاتا تھا۔

## حضورت شیخ فضل نور لوری

مؤذن جامع مسجد دربار داتا گنج بخشؒ

یہ بزرگ حضرت سید جلال گیلانی کے خلیفہ اعظم و جانشین تھے، آپ کے والد ماجد کا نام لال بیگ اور والدہ کا نام فاطمہ تھا، ہوتی مروان کے قریب موضع بغداد میں تولد ہوئے آپ کے والد صاحب کاشتکاری کرتے تھے، جب آپ جوان ہوئے تو فوج میں بھرتی ہو کر برہما چلے گئے۔ سات سال تک ملازمت کی پھر راہ حق کا شوق ہوا تو نوکری چھوڑ کر بزرگوں کی تلاش میں نکلے پھرتے پھرتے دربار داتا گنج بخشؒ قدس سرہ میں حاضر ہوئے، حضرت میاں غلام حسن صاحب سجادہ نشین۔

داتا صاحبؒ کی وساطت سے حضرت سید شاہ جلال گیلانی کی بیعت سے سرفراز ہوئے، پھر حکم پیر و شفیرہ دربار شریف کی جا ر و ب کشی اور جامع مسجد میں اذان دینے کے لئے مقرر ہوئے۔ کنوئیں سے پانی کھینچ کر نمازیوں کے وضو کرواتے، مجاورین کے صاحبزادوں کی خدمت نہایت اخلاص سے کرتے ہر نماز کے بعد وضو اقدس

اور جاتے اعتکاف کی زیارت کر کے پھر کوئی دوسرا کام کرتے، خزانہ دربار  
کے کلید بردار بھی آپ ہی تھے،

عزیزیکہ حالت جوانی میں ہی دربار کی خدمت نصیب میں ہو گئی اور  
پچاس ساٹھ سال تک اس خدمت کو سرا بنجام دیا،

اس وقت آپ کی عمر تقریباً نوے ۹۰ سال ہے اور اپنے شیخ طریقت

حضرت سید شاہ جلال گیلانی کے آستانہ عالیہ مقام چک ساوہ میں  
تشریف رکھتے ہیں، مولف رسالہ بذا کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے

نسبت ارات ہے، اس آخری زمانہ میں آپ متقدمین کے اوصاف  
کا مجسم نمونہ ہیں۔ آپ سارے زمانہ میں آپ حبیب عاشق صادق کامل

عارف کامل اللہ تعالیٰ اور رسول کافرمانبردار کم ملتا ہے۔ تمام عمر عبادت

عبادت ریاضت ترک و تہجد میں گذر گئی۔ مہابدہ تقویٰ اور ورع میں

آپ نے کمال حاصل کیا ہے، عاجزی انکساری اور مسکنت آپ پر ختم

ہے۔ ترک جاہ اور مرتبہ میں لاثانی ہیں آپ حبیب عابد زاہد متوکل باللہ

صاحب اخلاص دیکھا ہی نہیں، ساری زندگی دو ویشانہ گزار رہی اور دنیا

میں رہنے کے لئے کہیں گھر ہی نہیں بنایا، خلوت نشینی اور تنہائی کو

پسند فرماتے تھے۔

## مناقب از حاجی احمد بخش لاہوری

اُن جناب شیخ فضل النور اُن فضل خدا

پادشہی راہ ہدای صدر العالی نور الہ

آنکہ بہت او خاک بوس آستان گنج بخش

بندہ سید جلال و مدح خوان گنج بخش

عاشق حق حلقہ در گوش غلام گنج بخش

جانفشان و بخود و سرمست جام گنج بخش

مرشد کامل شبہ اقلیم تسلیم و رضا،

یا الہی از طفیلیش حاجت من من روا

کرامت | غلام جبیلانی ولد شیخ محمد صدیق اور غلام محمد آتی ولد شیخ محمد امین  
دو بھائی ہیں۔ جن میں سے غلام محمد آتی کثیر الاولاد ہے۔ اور غلام جبیلانی کے  
ہاں لڑکیوں کے علاوہ اولاد نہ رہی تھی، اس لئے وہ ہر وقت بے چین  
رہتے تھے، سینکڑوں بزرگوں سے دعائیں کروائیں اور کئی مزاروں پر منتیں مانیں  
لیکن دلی مراد بر نہ آئی،

آخر کار انہیں میری طرف رجوع کرنے کا خیال آیا۔ تو میں نے انہیں کہا کہ تم  
حضور پر نور حضرت بابا صاحب سے کیوں عرض نہیں کرتے اس وقت زمانے  
میں آپ جیسا کوئی درویش عارف باللہ خدا پرست اور عاشق رسول نظر  
نہیں آتا اس نے عاجزی اور انکساری سے حضرت بابا جی کی خدمت میں عرض  
کی۔ آپ نے دعائے خیر فرمائی اور چالیس دن کے لئے پانی دم کر کے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو فرزند عطا فرمایا۔ جس کا نام انہوں نے غلام محسن الیوم  
رکھا۔ اور اس کی خوشی میں حضرت بابا جی کے حسب الارشاد آپ کے مرشد کا  
حضرت سید شاہ جلال گیلانی قادری نوری اور ان کے آباؤ اجداد حضرت سید  
عبد الوہاب ثانی، حضرت سید صالح محمد گیلانی حضرت سید محمد قریف، حضرت  
سید عبد الواسع حضرت سید علیم اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزارات پر  
ایک عالی شان اور خوش نما گنبد بنوا دیا جو آج کل ۱۳۵۰ ہجری میں چھ بزرگوں  
کی لاگت سے تیار ہوا اور ایک قابل دید عمارت ہے۔

حق تعالیٰ حضور پر نور کی ذابتہ بابرکات مستفیدین کے لئے  
سلامت رکھے آمین :





## شجرہ شریف خاندان عالیہ قادریہ نوریہ

حضرت شاہ علی المرتضیٰ کے واسطے	فضل کریم محمد مصطفیٰ کے واسطے
خواجہ معروف دستری قلیا کے واسطے	عن بصری شاہ حبیب اور حضرت داؤد طا
بوالحسن شاہ بوسعید مقتدا کے واسطے	شاہ جنید و شیخ شبلی بوالفضل بوالفرح پیر
بونصر صوفی احمد راہنما کے واسطے	عنوث اعظم شاہ جیلان سید عبدالوہاب
شاہ شمس الدین اہل اتقا کے واسطے	سید مستور ہم سید علی شاہ میرپاک
شیخ معروف سلیمان باصفا کے واسطے	شاہ محمد عنوث ہم شاہ مبارک و سنگر
فیض اللہ نوری شاہ ظریف اہل رضا واسطے	نوشہ حاجی گنج بخش اور صالح محمد نامور
شیخ فضل النور نوری پارسا کے واسطے	مطلع صبح مفاہید جلال الدین شاہ
برکت اسمائے پیران ہدا کے واسطے	یا ابی شاکلین حل کر سیمی معصوم کی



رحمت فرما غلامان معصوم نوری پر  
تمام انبیاء اولیاء و مقتدا کے واسطے  
صوفی غلام محمد معصوم نوری

## سید باغ علی شاہ گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

آپ خاندان گیلانی قادری سادہ چک شریف کے بڑے مایا نماز مجزاب  
درویشی ہوئے ہیں آپ نے تمام زندگی سیر و ساست میں گزار لی اپنے وقت  
کے بزرگ اور اللہ والے تھے، باہر کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ بزرگ  
کہاں کے رہنے والے ہیں، بلکہ نام تک نہیں بتایا اتنا ضرور بتاتے کہ ہم  
سلسلہ نوشاہی کے ہیں،

اور آپ کے والد ماجد سید محمد شاہ گیلانی جن کا مزار شریف پندرہ  
دارن خان ضلع بہلم میں ہے، آپ کے سپرو مشد بھی تھے، آپ کے  
جد امجد سید صالح زید حضرت نوشہ گنج بخش کے چوتھے خلیفہ تھے آپ  
موضع بھاگڑ میں مقیم تھے، کہ آپ کا وصال مبارک ہوا تو کوکو  
نے اگل شریف دربار نوشہ صاحب لے گئے، اور عرض کی کہ یہ آپ کے  
خاندان کے بزرگ ہیں، انہوں نے انکار کیا، بلکہ دربار شریف کے پاس دفن  
کرتے نہ دیا،

جولائے تھے، انہوں نے پولیس کو اطلاع دی اور پولیس نے لاوارث  
سمجھ کر دفن دیا، چند دن کے بعد سادات گیلانی چک سادہ شریف کو پتہ  
چلا تو انہوں نے بھی پولیس کو اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا آدمی جو  
دفن دیا گیا ہے واپس لے جانا چاہتے ہیں، پولیس نے کہا کہ ایسا نہیں  
ہو سکتا۔ پردہ ظاہر نہیں کرتا چاہیے،

سادات نے کہا کہ اگر ہمارا آدمی ہوا تو صحیح سلامت قبر میں ہوگا،  
ہمیں اجازت چاہیے، پولیس نے مجبوراً اجازت دے دی جب قبر شریف  
کھودی گئی تو قبر میں سے خوشبو کے جھلے آنے لگے۔ اور اس طرح جیسے  
آج ہی دفنائے گئے ہیں۔

سادات گیلانی نے آپ کی چار پائی اٹھائی سادہ چک شریف میں لا کر  
 دفنا دیا۔ اس کے بعد ایک عقیت مند مائی نے آپ کا روضہ مبارک بنا دیا۔  
 یہ روضہ بنزور بار گیلانیوں حضرت سید واسع موسوم کے مشرق جانب  
 بنزگند والا خرنیہ رحمت واقع ہے، یہاں پر بھی دنیا بہت فیض حاصل  
 کرتی ہے۔

ان کی شمال جانب حضرت سید بڑھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف  
 جو کہ زیر تعمیر ہے اور ساتھ ہی شمالی طرف سید رسول شاہ جو چچا تھے۔ اور  
 تمام اہل خانہ بچے پیدیاں مد فون ہیں اس دربار شریف کے سجادہ نشین سید  
 عابد علی شاہ ولد سید قیصر شاہ ہیں۔

آپ کا وصال مبارک بروز بدھ وار ۹ جنوری ۱۹۳۵ء بمطابق ۲۶ یوہ  
 سمت ۱۹۹۱ء کو ہوا۔ اور اسی دن آپ کا عرس مبارک سادہ چک شریف  
 سید قیصر شاہ صاحب کے گھر ہوتا ہے، جس میں قرآن خوانی اور نوت  
 خوانی کے ساتھ ساتھ نگر بھی تقسیم ہوتا ہے۔

**سید محمد حسین شاہ صاحب خلیفہ الرشید سید محمد معصوم شاہ رحمۃ اللہ**

حضرت سید محمد معصوم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، اور ہر وقت  
 دعائیں کرتے رہتے تھے کہ

اولاد میری نون نیک بنا دیں فضلوں یا رب عالی

پڑھن پڑھاؤں تے عمل کاؤں درجے پاؤں عالی

حج کے موقع پر بھی گندہ خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر بھی بہت دعائیں کہیں

ان دعاؤں کا اتنا اثر ہوا کہ آپ کے بڑے صاحبزادے جو کہ دنیاوی

کاروبار یعنی تجارت کرتے تھے، دین کی طرف مائل ہو گئے صاحبزادہ سید

محمد حسین شاہ صاحب کو دستار ولایت اور خلافت عطا کی گئی۔

قبلہ والد ماجد کے نقش قدم پر ایسے فائز ہونے کہ ہو ہو شاہ صاحب  
 نظر آئے ہیں۔ آپ کو دیکھ کر قبلہ شاہ صاحب یاد آجاتے ہیں۔ قبلہ سید محمد حسین  
 شاہ صاحب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے ہر کام یعنی معاشرہ میں  
 سنت کے مطابق چلاتے ہیں۔ سنت کے خلاف کوئی بھی کام نہیں دیکھنا  
 چاہتے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سید جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک  
 ۲۴ جمادی کو ایک عورت گھڑوں بنا کر دربار شریف میں لا کر رکھ گئی، جب آپ  
 نے دربار شریف میں گھڑوں پر ڈی رکھی جلال میں آگے غصہ سے الال و لال  
 ہو کر فرمایا یہ کون پیر صاحب کا عاشق تھا۔ جو گھڑوں رکھ گیا ہے، جب کہ  
 پیر صاحب مسموم شاہ اپنی تمام زندگی میں ان بڑی رسموں کے خلاف جہاد  
 کرتے رہے، آپ نے گھڑوں اٹھا کر باہر پھینک دی اور فرمایا میرے  
 سامنے آئے اس میں سمجھا دوں کہ آئندہ نسل تک بھی ایسا کام جو سنت  
 کے خلاف ہونے پائے۔ آپ نے پکار پکار کہا کہ سامنے آئے وہ  
 عورت ڈرتی ڈرتی سامنے آئی اور ماتھ بانڈھ کر عرض کیا سرکار مجھے  
 معاف کرو لیکن مجھ سے غلطی ہو گئی آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اس وقت تمام  
 عقیدت مند جو سینکڑوں کی تعداد میں دربار شریف موجود تھے سب پر  
 لرزا طاری ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، آئندہ کوئی بھی ایسی حرکت نہ کرے ورنہ  
 اس کے بعد عقیدت مندوں کو ایسی نصیحت ہوتی کہ کوئی بھی اور کبھی  
 بھی سنت رسول کے خلاف کوئی بھی کام نہیں کرتا ہوگا۔  
 آپ کو سید جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک ۲۴ جمادی کے موقع پر سرکار  
 عالی وقار نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں دستار ولایت اپنے ہاتھ مبارک  
 سے عطا فرمائی اور بیعت دونوں صاحبزادگان سید محمد حسین گیلانی اور سید  
 محمد بین گیلانی کی حضرت بابا افضل نور شیخ عامل سے کراوی تھی پچیس  
 صاحبزادہ صاحبیہ محمد بن شاہ درگاہ گیلانی تادریہ معصومہ کے سجادہ نشین ہیں۔



## حضرت صاحبزادہ رؤف احمد نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ برخور دار کی اولاد میں سے ہیں، آپ محکمہ ریلوے لاہور میں ملازم تھے، ایک دفعہ حضرت داتا صاحب حاضری دیتے ہوئے سرکار سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں آگئے، چند منٹ صحبت کی بہت ہی پُر لطف ہوئے، آپ پہلے وارٹھی منڈاتے تھے، عشق پیدا ہوا اور وارٹھی بھی رکھ لی، دوسری اسے بیعت کی التجا کی، آپ نے منظور فرمایا۔ اور اتنے متنثر ہوئے کہ شریعت کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ جد امجد نوشہ گنج بخش کے علم تصوف جو کہ شعروں میں تھا۔ تبلیغ شروع کر دی۔ آپ ایک شعر بیان فرمائے، اور اس کا ترجمہ کر کے ایسا سمجھاتے کہ لوگ سن کر مستر ہو جاتے اور جب اپنے آبائی گارڈن رنل شریف دربار حضرت نوشہ صاحب جاتے۔ تو اپنیوں کو بھی دین کی تبلیغ فرماتے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق چلو غیر شرعی رسمیں چھوڑ دو، یہ مسلمان کا شیوہ نہیں ہے، مسلمان کو چاہیے قرآن اور حدیث و سنت کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔ آپ بڑے زہد و تقویٰ کے پکیر ہوتے ہیں اور اخلاق ایسا کہ اپنے مرشد کامل کا بعینہم نقشہ ہے، آپ کو خلافت بھی عطا کی گئی، اور جو دین سے غافل تھے، ان کو اپنے حلقہ ارادت میں لا کر دین پر چلنے کی تلقین فرماتے، میاں سب سے بہتر نماز ہی ہے۔ نماز پڑھا کرو اور نیک کاموں میں سبقت حاصل کرو، کسی کو دُکھ نہ دو، بھلائی کرو،

## سید بڑھے شاہ صاحب گیلانی قاوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ صاحب کرامت بزرگ ہوئے ہیں۔ بڑے سخی اور جلالت والے  
 بارعب تھے زندگی درویشانان گزارا سید صالح محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کونسل  
 میں سے ہیں جامع مسجد گیلانی کے سامنے برہنہ کے درخت کے نیچے ڈیرا  
 ہوتا تھا۔ جہاں بروقت محفل لگی رہتی تھی، ایک دفعہ میرے دادا صاحب  
 جمال الدین اور بوٹا ترخان حویلی میں بیٹھے ہوتے تھے جو کہ بروقت خدمت  
 گزار تھے، بوٹا ترخان بیوی فوت ہوئی تھی، چند دفعہ عرض کی سری ادعاء  
 کرو کہ اللہ کوئی نیک سبب بنا دے آپ خاموش رہتے اُس دن بوٹانے  
 پھر عرض کیا تو آپ جو شش رحمت میں آگئے اور فرمایا یاں ایک صندوقچی  
 بنا لاؤ، اللہ تعالیٰ کام بنا دے گا، آپ نے فرمایا کسی جگہ نظر میں رشتہ ہے  
 اس نے کہا، رہا ساتھ والے گاؤں میں ہے۔ آپ نے فرمایا جا صندوقچی بنا  
 لاؤ بیوی تیرے گھر آجائے گی، وہ خوش خوشی گھر جا کر رنگین صندوقچی بڑی محنت  
 اور جلدی سے بہت سوہنی بنا لایا۔ اگر صندوقچی پیش کی اور عرض کی سرکار میرا  
 کام، تو آپ نے غصے سے فرمایا جا عورت تیرے گھر آ کر بیٹھی ہے جا کر  
 نکاح کرے۔

اسی وقت گھر گیا تو کیا دیکھا جس عورت پر میری نکاح تھی وہ میرے  
 گھر موجود ہے اور کہتی کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں، اسی وقت اس  
 نے مولوی صاحب کو بلا کر نکاح کیا، اور اس میں اولاد نہ عطا ہوئی۔  
 اسی طرح آپ کو بہت سی کرامات ہیں، جو تحریر کرنے میں قاصر ہوں  
 آپ کا عرض مبارک اپنے آبائی گاؤں سادہ چک شریف متصل گجرات  
 شاہدولہ روڈ میں ۸ اسوج بمطابق ۲۳ ستمبر کو ہوتا ہے۔  
 جس میں دور دراز علاقہ سے تمام عقیمند حاضر ہوتے ہیں۔

اور محفل پاک میں شرکت فرما کر اپنے اپنے ایمانوں اور دنوں کو تازگی بخشنے  
ہیں، یہ سالانہ عرس مبارک سید پر شاہ گیلانی کے گھر پر ہوتا ہے جو کہ سید بڑے  
شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کے سجادہ نشین ہیں اور دربار شریف کی  
تعمیر کا اہتمام کرنے والے ہی ہیں انشاء اللہ جلد ہی کام شروع ہو جائے گا  
سب عقیمندوں کو چاہیے کہ کار خیر میں حصہ لیں۔

(واللہ اعلم بالشواب، تدوین کنندہ)

مولوی عنایت علی ولد حاجی نواب دین چک سادہ گزرات

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# امام الدتقسیا ہندا الاصفیاء شیخ المشائخ

حضرت صوفی فضل نور قادری نوری شیخ فضل

النور آن پیر کمال

شمع بزم حضرت سید جلال ہرشد کامل غلام گنج بخش  
بہرں دراز فیض عالم گنج بخش

روز پنجشنبه اور فتنہ از بہان، بست دیک و یقعد وقت  
چوز دنیا شد وصال آن حضور طہران، سال وصالش آید صوفی فضل نور

۱۳۵۵ ۵۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حُجَّةَ الْکَامِلِیْنَ سَیِّدِ الْعَارِفِیْنَ شَیْخِ طَرِیْقَتِیِّ

حَفِیْزِ الْحَاجِّ پِیْرِ سَیِّدِ مُحَمَّدِ مَعْصُومِ شَاهِ کِلْدَانِیِّ قَادِرِیِّ نُوْرِیِّ

وَائِیَّ حَسْرَتِ! حَفِیْزِ مَعْصُومِ شَاهِ شَدْرُوَالِ زَیْلِ کَارِکَاہِ

مخزن رشد و بدنی در ماننا مده . پیکرِ صدق و صفا بگذشت آه  
کردار شد فکر تاریخ وصال ، این ندا آمد بگو: بے اشتباه

۱۹

۶

۶۹

خیرخواہ دین حق آن نیک مرد

۸۸ ۵ ۱۳ پیر و مرشد سید معصوم شاه

## شجرہ حسبی حضرت قبلہ سید محمد مدنی شاہ گیلانیؒ

(۱) سید محمد بن گیلانی (۲) بن سید محمد حسین (۳) بن سید محمد معصوم

(۴) بن سید فضل شاہ (۵) بن سید برہان شاہ (۶) بن سید کرم شاہ

(۷) بن سید حاجی شاد (۸) بن سید علیم اللہ (۹) بن سید عبد الواسع

(۱۰) بن سید فیض اللہ نوری (۱۱) بن سید صالح محمد (۱۲) بن سید میراں عبد الوہاب

(۱۳) بن سید روح اللہ (۱۴) بن سید جلال (۱۵) بن سید محمود

(۱۶) بن سید عبد القادر ثالث (۱۷) بن سید حامد گنج بخش

(۱۸) بن سید عبد الرزاق (۱۹) بن سید عبد القادر ثانی

(۲۰) بن سید عثوث محمد (۲۱) بن سید شمس الدین

(۲۲) بن سید ابوالحسن شایر میران (۲۳) بن سید علی مسعود

(۲۴) بن سید احمد (۲۵) بن سید علی

(۲۶) بن سید صوفی احمد عبد السلام (۲۷) بن سید ابوالنور سیف الدین عبد الوہاب

(۲۸) بن سید عبد القادر جیلانی (۲۹) بن سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست

(۳۰) بن سید عبد اللہ جیل (۳۱) بن سید محمود

(۳۲) بن سید محمد (۳۳) بن سید موسیٰ ثانی

(۳۴) بن سید عبد اللہ (۳۵) بن سید موسیٰ الجون

(۳۶) بن سید عبد اللہ محض (۳۷) بن سید حسن مشتاق

(۳۸) بن سید امام حسن رضی اللہ عنہ

(۳۹) بن سید علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

# شجرہ طریقت سید محمد معصوم

- ۱، حضرت سید المرسلین امام الانبیاء و احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،
- ۲، حضرت مولانا علی مشکلی کاش کرم اللہ وجہہ (۳)، حضرت شیخ حسن بصریؒ
- ۳، حضرت شیخ حبیب عمی (۴)، حضرت شیخ داؤد طائی (۵)، حضرت شیخ معروف
- کرنجی (۶)، حضرت شیخ سترقا سفلی (۷)، حضرت سید شیخ جنید بغدادی (۸)، حضرت
- شیخ ابوبکر شبلی (۹)، حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی (۱۰)، حضرت ابو الفرج طرطوسیؒ
- (۱۱)، حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری (۱۲)، حضرت قانما ابوسعید المنزومی (۱۳)، حضرت
- غوث اعظم ابو محمد عمی الدین سید عبدالقادر جیلانی (۱۴)، حضرت سیف الدینؒ
- ابو عبد اللہ عبد الوہاب جیلانی (۱۵)، حضرت صفی الدین ابو المنصور صوفیؒ
- (۱۶)، حضرت ابوالعباس احمد (۱۷)، حضرت سید ابوالرکات شاہ مسعود (۱۸)، حضرت
- سید ابوالحسن علی علی (۱۹)، حضرت شاہ میر شاہ جلی (۲۰)، حضرت سید شمس الدین
- علی (۲۱)، حضرت سید محمد غوث جیلانی اوچی (۲۲)، حضرت سید مبارک حقانی اوچی
- (۲۳)، حضرت شاہ معروف خوشابی (۲۴)، حضرت شاہ سخی سلیمان نوری مبلوال
- (۲۵)، حضرت شیخ السلام مولانا شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش (۲۶)، حضرت امام
- العاشقین سید صالح محمد گیلانی (۲۷)، حضرت سید فیض اللہ نوری (۲۸)، سید
- طریف شاہ (۲۹)، سید عبد الواسع (۳۰)، سید علیم اللہ شاہ (۳۱)، سید حاجی شاہ
- (۳۲)، سید کرم شاہ (۳۳)، امام الصفیاء سید برہان شاہ (۳۴)، قلب زمان سید
- جلال الدین گیلانی (۳۵)، پیر فیل الفیاء صوفی فضل نور (۳۶)، سید محمد معصوم
- (۳۷)، سید محمد حسین (۳۸)، سید محمد مدنی گیلانی -

# مواظظ القرآن

## والحدیث

مخدوم اہلسنت شیخ طریقت الحاج پیر سید  
محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین چک سادہ شریف (گجرات)

نورانی کتب خانہ - لاہور



# آپ کی نصیحت آموز کتابیں

۱. کلام معصوم
۲. گلستہ شریعت
۳. سبوح و رحیم
۴. ہدایت نامہ بے غار
۵. معصوم بہ است اور خطبہ نوری
۶. گیارہ سوائل تالیس ارشادات و اتا صاحب
۷. گلستہ ہدایت
۸. گلستہ نصیحت و
۹. سلامی شادی

مکتبہ معصومین، چک ساوہ شریف، گجرات

# خَاتَمَةُ الْخَيْرِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَرَامَةً بِتَارِيخِ الرَّشْوَالِ ۱۳۵۲ هَجْرِي  
 كَوَافِلَتِ النَّاسِ بِرِشِيخِ نَوْرِنُورِي وَرَوَامِ اللّٰهِ بِرَكَاتِهِ كَذَكَرِ  
 خَيْرٍ بِرِشْتَمِ بَوَا۔ اللّٰهُ تَعَالَى!  
 يَهْ طَفِيلِ بَزْرَكَانِ رَحْمَتِ اللّٰهِ فَيَقْرَأُ لَفِ اُولِ مِيرِ لِي فَرَرِنْدَانِ عَزْرِي زِيَانِ مُحَمَّدِ  
 حَسِينِ كُو دَرِنُوں جِهَانِ كِي شَرُورِ مَكَامَتِ سِي اِيچِنِي حَفْظِ اَوَامَانِ مِيں رَكْطِي  
 اُو ر اِيچِنِي مَقْبُولِي سِي كِي مَعِيَّتِ نَسِيْبِ فَرَمَا كِي۔  
 اَحِبِّ اَتَهَا لِحَسِينِ وَنَسِيْبِ نَسِيْبِي  
 وَاللّٰهُ وَاَصْحَابِهِ... لَعَلَّ اللّٰهُ يَزِيحُنِي صِلَا مَا... بِصَلَى اللّٰهِ تَعَالَى اَعْلَى مُحَمَّدِ

مکتبہ معصومیہ  
چک سادہ لاہور شریف  
ضلع گجرات

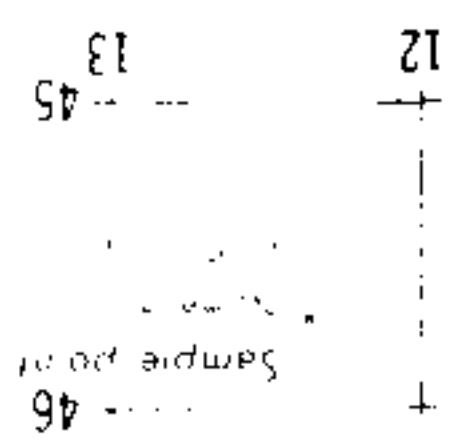
100 000 M SQUARE DESIGNATION  
 IDENTIFICAZIONE DI QUADRATO  
 DI 100 CHILOMETRI QUADRATO

ES

GRID ZONE DESIGNATION  
 DESIGNAZIONE DI ZONA

WHEN REPORTING ACROSS  
 METER LINE PREFIX THE 1000  
 SQUARE IDENTIFICATION IN  
 THE POINT LIES  
 WGS Example ES12345

WHEN REPORTING OUTSIDE  
 ZONE DESIGNATION AREA  
 THE GRID ZONE DESIGN  
 WGS Example ES12345



1000 METER WGS REFERENCE  
 METER LINE

WGS Example 123456

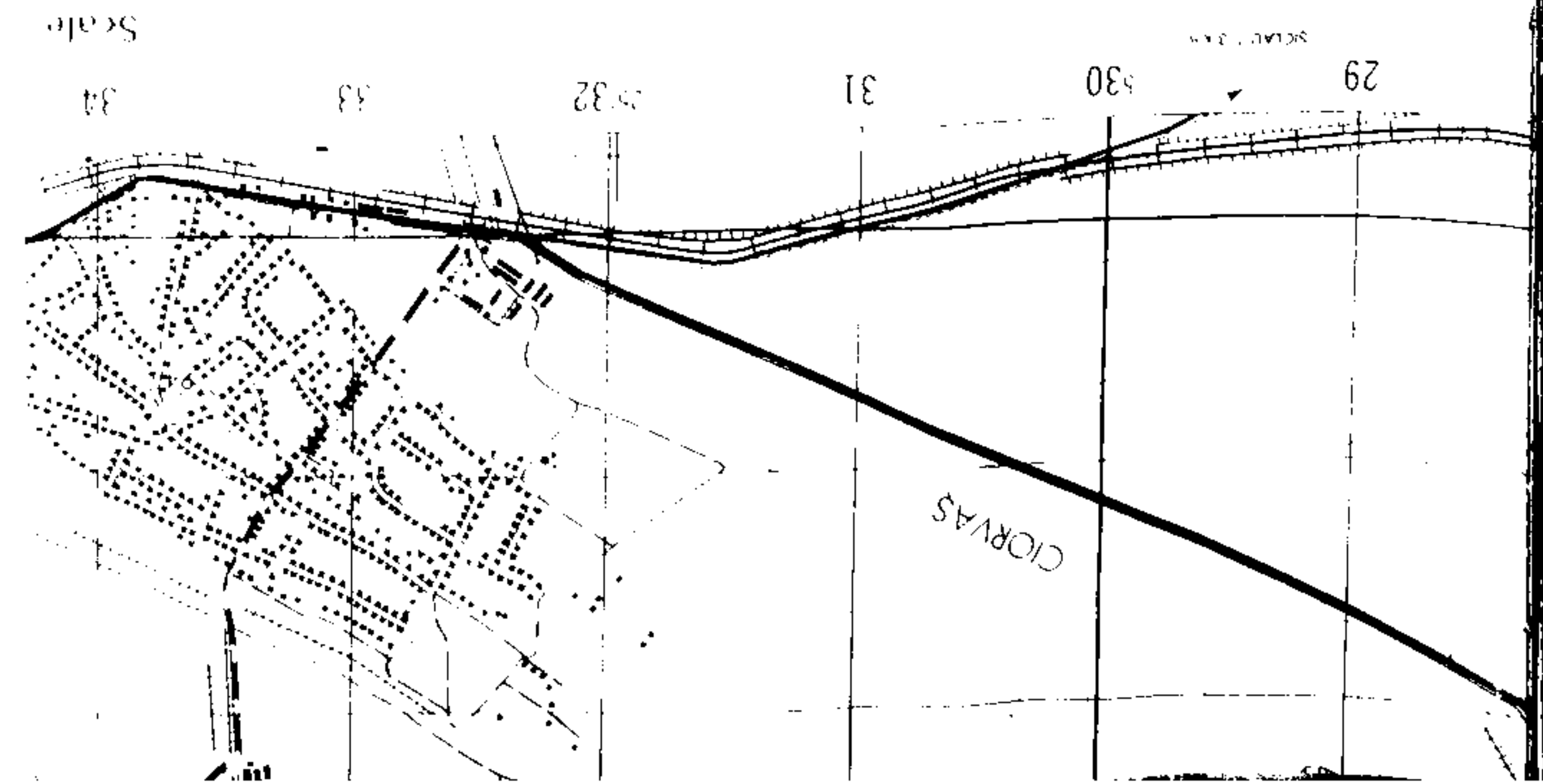
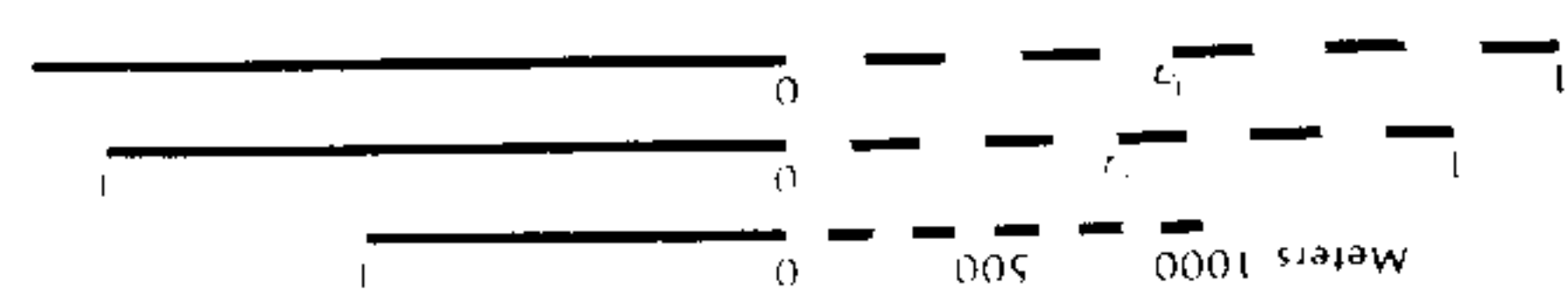
COORDINATE CONVERSIONS WGS TO ED  
 Grid: Add 69 m.E., Add 195 m.N.  
 Geographic: Add 3.2" Long., Add 3.1" Lat.

ALANES IS CONSIDERED TO BE 2.5 TO LESS THAN 3 METERS (8 FEET) THICK  
 12 FEET) WIDE IN ROMANIA AND 2.5 TO LESS THAN 4 METERS (13 FEET)  
 THAN 15 FEET) WIDE IN HUNGARY

SPHEROID  
 GRID  
 PROJECTION  
 VERTICAL DATUM  
 HORIZONTAL DATUM  
 PRINTED BY

WORLD GEODETIC SYSTEM  
 1000 METER TRANSVERSE MERE ALOR  
 MEAN LEVEL OF THE ADRIATIC SEA AT TRIESTE  
 (MORO NABTORIO)  
 WORLD GEODETIC SYSTEM  
 DWAHT 5 84

CONTOUR INTERVAL 20 METERS  
 SUPPLEMENTARY CONTOURS 10 METERS















# انوار الصالحین

تصنیف لطیفہ

سید الصالحین، امام المتقین،  
رہبر شریعت، شیخ طریقت

محرم اسرار حقیقت

سیدنا و مولانا الحاج

سید محمد معصوم جیلانی

نور کے قادری کے قدس سرہ